الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلى: نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۶ر دسمبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۴۹

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بات یہ ہے کہ ایمانی طاقت علم کے سوا پیدا نہیں ہوتی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہؓ نے بھیڑ بکریوں کی طرح اپنی جانیں دے دی تھیں۔ ان کو حق کا علم ہو گیا تھا۔ پھر انہوں نے اپنے بیوی بچوں کو نہ دیکھا۔

میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بحرف پڑھ لے گا میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا۔ جو شخص ہمارے سلسلہ کو آہستگی اور ٹھنڈے دل سے دیکھے گا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں حق پر پائے گا۔ سچائی میں خدا تعالیٰ نے ایک قوت رکھی ہے۔ سچائی دلوں کو خود اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو لوہے میں بھی ایک کشش کی خاصیت رکھی ہے تو کیا سچ میں کوئی جذب نہیں ہے؟ سچ میں ایک کشش ہے وہ خود بخود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

دنیا میں ایک دہریت پھیلی رہی ہے۔ تحصیل دنیا کے لئے ہر وقت دوڑ دھوپ میں لوگ لگے ہوئے ہیں۔ اس کے لئے مجلسیں ہوتی ہیں اور شور و پکار ہے کہ یہ کرو وہ کرو مگر اسلام کی بہبودی کا کسی کو کوئی فکر نہیں۔ ایسی غفلت میں پھنسے ہوئے ہیں کہ عذاب کے سوائے ان سے غفلت رفع نہیں ہوتی۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے صدہا بار بتایا ہے کہ خدا کے عذاب کے دن نزدیک ہیں اور جب تک لوگوں کے دل سیدھے نہ ہو جاویں خدا تعالیٰ کے عذاب پیچھا نہ چھوڑیں گے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ "ان اللہ لا یغیر مابقوم حتی یغیروا ماباَنفسہم" (الرعد: ۱۲) ۔ یعنی خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو درست نہ کرلیں۔ طاعون کو دفع کرنے کے لئے بے چارے چوہوں کے مارنے کے درپے ہو رہے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ جب تک ان کے اندر کا چوہا نہ مرے گا اس وقت تک طاعون ان کا ہرگز پیچھا نہ چھوڑے گی۔ پس اپنی اصلاح کریں اور خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ اگر یہ لوگ اپنی اصلاح کریں تو خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ ہلاک ہی کرے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ "ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم" (النساء: ۱۴۸) ۔ کہ خدا تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ۔

ہمارے مسلمان سلاطین کا ذکر ہے کہ جب کوئی بلا آتی تھی تو بادشاہ دعاوزاری بدرگاہ رب العالمین کرتے تھے اور رعیت کو نیکیوں کی طرف ترغیب دلاتے تھے۔ جب ٹیکہ لگایا جانا شروع ہوا تو میں نے کتاب کشتی نوح لکھی تھی اور اس میں میں نے ظاہر کیا تھا کہ اس ٹیکہ سے جو میں آسمانی ٹیکہ پیش کرتا ہوں وہ بہتر ہے۔ آخر وہی بات سچی ثابت ہوئی جو ہم نے پیش کی تھی۔ شاید کسی کو کسی وقت سمجھ آجاوے۔ طاعون تو اب ہاتھ دھو کر لوگوں کے پیچھے ہو پڑی ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم [طبع جدید] صہ ۱۶۶، ۱۶۷)

جب بھی خدا سے عظمتیں طلب کریں تو انکساری کی عظمتیں طلب کریں

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲۲ر نومبر ۱۹۹۶ء)

لندن (۲۲ر نومبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الرحمان کی آیات "کل من علیہا فان۔ ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ...... الخ" کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ یہ آیات بہت ہی گہرے عارفانہ مضامین پر مشتمل ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر چیز فانی ہے یہ ایسا اعلان ہے جو روزمرہ میں سب کو معلوم ہے اس کے باوجود انسان اس طرح زندگی گزارتا ہے گویا وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بڑے زور اور قوت کے ساتھ بیان فرمایا کہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور باقی وہی رہے گا جو خدا کی رضا میں شامل ہو۔ اس سے الگ ہو کر نہیں رہ سکتا۔ چیزوں کی فنا کا ان کی عظمت کے ساتھ جو تعلق ہے یہ مضمون اس بات کو خوب کھول رہا ہے کہ تمہاری عزت، نام و نمود جو کچھ بھی ہے اگر اس کی خاطر دنیا سے چمٹے ہوئے تھے تو وہ بھی فنا ہونے والا ہے اور صرف خدا کے جلال و جمال کا جلوہ ہے جو باقی رہنے والا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے پہلے سائنس دان کہتے تھے کہ پروٹون کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر سلام صاحب مرحوم نے اس پر بہت کام کیا کہ یہ تباہ ہو سکتا ہے۔ حضور نے مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے آپ کی فضیلت عقل کی روشنی کے لحاظ سے ساری دنیا میں مسلّم ہے بلکہ اخلاقی قدروں اور عظمت کردار کے لحاظ سے یہ وہ سائنس دان ہے جس کی دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ بھی عزت کرتے تھے لیکن ان باتوں کے باوجود تکبر کا نام و نشان نہیں تھا۔ یہ وہ عظمت کردار تھی جس کا نوبل انعام سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا کہ اس میں عامۃ الناس کے لئے بھی عجیب پیغام ہے جو کوئی بلندی حاصل نہیں کر سکتے کہ تم بھی تو یا بڑے لوگوں میں ہو یا چھوٹے لوگوں میں ہو اور بڑے بھی اور چھوٹے بھی مٹ جانے والے ہیں اس لئے اس سے تعلق کیوں نہیں جوڑتے جس کی رضا کا چہرہ کبھی فنا ہونے والا نہیں ہے۔ کوئی انسان جس سے خدا راضی نہ ہو وہ ہمیشگی نہیں پا سکتا اور "راضیۃ مرضیۃ" کے الفاظ میں یہی مضمون ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر

مختصرات

اس کالم میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگرام "ملاقات" کا اشاریہ بغرض ریکارڈ پیش کیا جاتا ہے تاکہ احباب حسبِ ضرورت اپنی مطلوبہ کیسٹ آڈیو یا ویڈیو حاصل کر کے براہ راست استفادہ کر سکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ پیش ہے۔

ہفتہ، ۱۶ر اکتوبر ۱۹۹۶ء.

حسب پروگرام آج حضور انور ایدہ اللہ نے بچوں اور بچیوں کے ساتھ پروگرام ملاقات میں بچوں کی کلاس لی۔ ایک بچی نے تلاوت قرآن کریم کی اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی کیا۔ اس کے بعد ایک بچی نے عربی میں دعا پڑھی۔ حضور انور نے تلفظ کی درستی کے ساتھ کچھ ہدایات بھی دیں۔ پھر ایک بچی نے اردو میں نظم پڑھی اور حضور انور نے ساتھ ساتھ انگریزی میں اس کا ترجمہ کر کے بچوں کو سمجھایا۔ بعد ازاں ایک بچے نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں تقریر کی۔ حضور انور نے بتایا کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کی تقریر جلسہ اعظم مذاہب میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے ہی پڑھی تھی۔

اتوار، ۱۷ر اکتوبر ۱۹۹۶ء.

آج کے دن انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور کی مجلس سوال و جواب ہوئی۔ حضور انور نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے:۔

☆ اسکولوں میں بچوں کے ساتھ بدسلوکی کا بہت چرچا ہو رہا ہے کہ ان کے ساتھ ویسا سلوک نہیں ہوتا جس طرح ہونا چاہئے۔ آپ کی جماعت اس بارہ میں کیا حل تجویز کرتی ہے؟

☆ آپ کی مذہبی جماعت ملک میں قومی یک جہتی میں کیا خدمات سرانجام دے سکتی ہے؟

☆ میرا تعلق اس محکمہ سے ہے جن کا معذور (Handicapped) جوانوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ آپ کی جماعت ان کے متعلق کیا خدمت کر سکتی ہے؟

☆ آپ کے مذہب میں Gay لوگوں کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

☆ کیا حکومت کو مسلم طلباء کے لئے علیحدہ انتظام کرنا چاہئے؟

☆ سلمان رشدی کے بارہ میں جو فتویٰ دیا گیا ہے اس کے متعلق حضور کی کیا رائے ہے؟

☆ اسلام میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت کی کیا وجہ ہے؟

☆ اسلام میں شراب کی ممانعت پر سختی کیوں ہے؟

☆ بہت سی قوموں (Communities) میں لندن میں آپس میں اختلافات ہیں۔ اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

سوموار و منگل، ۱۸ر و ۱۹ر اکتوبر ۱۹۹۶ء

ان دنوں میں حضور انور نے ترجمۃ القرآن کلاسز لیں۔ یہ کلاسز علی الترتیب ۱۶۰ویں اور ۱۶۱ویں کلاسیں تھیں۔ پہلی کلاس میں سورہ مریم کی آیات ۷۳ تا ۹۹ (آخر سورۃ تک) اور دوسری میں سورہ طٰہٰ کی آیات ۱ تا ۴۷ کی تلاوت، ترجمہ اور ضروری نکات کی تفسیر بیان فرمائی۔

بدھ و جمعرات، ۲۰ر و ۲۱ر اکتوبر ۱۹۹۶ء.

حضور انور نے حسب معمول ان دونوں دنوں میں ہومیو پیتھی طریقہ علاج کے بارہ میں کلاسز لیں۔ یہ کلاسز نمبر ۱۹۰ اور ۱۹۱ تھیں۔ گزشتہ کلاسز کے تسلسل میں حضور انور نے کینسر کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔

جمعۃ المبارک ۲۲ر اکتوبر ۱۹۹۶ء.

آج کے دن پروگرام ملاقات میں حضور انور کی اردو بولنے والے احباب کے ساتھ مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں حضور انور نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے:۔

☆ یہاں ایک معروف اخبار میں خبر تھی کہ چرچ والوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ۲۳ اکتوبر نکالی ہے اور یہ کہ یہ ان کی چھٹی ہزارویں سالگرہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پہلے مرد خدا تھے یا نبی۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

باقی اگلے صفحہ پر

اداریہ

"اسلامی اصول کی فلاسفی"

کی صد سالہ جوبلی کا سال

۱۸۹۶ء میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادیان عالم پر اسلام کی برتری اور دنیا بھر کی الہامی کتب پر قرآن کریم کی عظمت ثابت کرنے کے لئے ایک مضمون رقم فرمایا تھا جو لاہور میں منعقد ہونے والے جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں یہی مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع ہوا اور اپنوں اور غیروں نے اس عظیم الشان مضمون کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ الٰہی تائید یافتہ اس مضمون نے دنیا بھر کے دانش کدوں میں ایسا زلزلہ بپا کیا کہ نہ صرف عظیم مفکرین اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللساں ہوگئے بلکہ اس زمانے کے اخبارات نے بھی جلسہ اعظم مذاہب سے متعلق اپنے ریویوز میں واضح طور پر اس مضمون کی عظمت کا اقرار کرتے ہوئے اسے جلسہ میں پڑھے جانے والے تمام مضامین میں اعلیٰ ترین قرار دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً یہ بتا دیا تھا کہ "مضمون بالا رہا"۔ دنیا بھر سے تعلق رکھنے والے عظیم دانشوروں کا اس مضمون کے لئے اظہار عقیدت یقیناً سلطان القلم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی کے لئے بھی شاندار خراج تحسین ہے۔

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کا مضمون بلاشبہ قرآن کریم کے حقائق و معارف کی بے نظیر تفسیر اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بے پایاں عشق قرآن کا مظہر ہے۔ جس طرح سو سال پہلے یہ مضمون دنیا بھر کے مذاہب کے مقابل پر اسلام کی ایک شاندار فتح کا اعلان تھا اور دیگر الہامی کتب کے مقابل پر قرآن کریم کی برتری کا بے مثال اظہار تھا، اسی طرح آج بھی یہ اسلامی تعلیمات کی حقیقی روح کو دنیا کے سامنے ایک نمایاں شان کے ساتھ پیش کرنے کے قابل ہے کیونکہ یہ وہ اعجازی مضمون ہے جس کے غلبہ کی بشارت دیتے ہوئے جلسہ سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قوموں کو شرمندہ کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خدائی وعدوں کے مطابق اس جلسہ میں "اللہ اکبر ۔ خربت خیبر" کے روحانی نظارہ کا وہ سماں پیدا ہوا جس نے مذاہب باطلہ کے محلات ایک بار پھر زمیں بوس کر دیئے گئے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پانچ اہم سوالات کا قرآن کریم کی روشنی میں جواب دیا ہے اور ایسے دلنشیں پیرائے میں تشریح فرمائی ہے جو روحوں پر وجد طاری کر دینے والی اور اسلام کی عظمت کو دلوں میں قائم کرنے والی ہے۔ سوالات یہ تھے:

(۱) انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں۔ (۲) حیات بعد الموت۔ (۳) انسانی پیدائش کا مقصد۔ (۴) دنیا اور آخرت میں اعمال کا اثر۔ (۵) علم اور معرفت کے ذرائع۔

اب تک ۵۰ سے زائد زبانوں میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے تراجم شائع ہو چکے ہیں، جبکہ بعض زبانوں میں یہ کتاب زیر ترجمہ ہے یا طباعت کے مراحل سے گزر رہی ہے۔ اس مضمون کی دنیا بھر میں اشاعت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے کیونکہ یہ وہ الٰہی تائید یافتہ کلام ہے جو سو سال پہلے بھی غالب تھا، آج بھی ہے اور قیامت تک ادیان عالم پر دین اسلام اور قرآن کریم کی برتری کی مہر ثبت کرتا چلا جائے گا۔ اور اس زمانہ میں یہ بھی ان تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے مسیح محمدیؑ نے اپنے غلاموں کے ہاتھوں میں دے کر اعلان فرمایا تھا: اللہ اکبر۔ خربت خیبر۔

جماعت احمدیہ ۱۹۹۶ء کا سال "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی صدسالہ جوبلی کے طور پر منا رہی ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصیحت فرمائی ہے کہ ہر احمدی اس سال یہ کتاب ضرور پڑھے۔ چنانچہ اس بارہ میں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر آپ خود مطالعہ کر چکے ہیں تو اپنے ماحول میں بھی جائزہ لیں کیونکہ اس کتاب کا مطالعہ نہ صرف ہماری اخلاقی اور روحانی ترقیات میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے بلکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کی تعمیل میں اس کا مطالعہ کرنا ہر احمدی پر فرض قرار پاتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص اپنے ذوق کے مطابق اور اپنے فہم اور استعداد کے مطابق اس روحانی مائدہ سے لطف اٹھاتا ہے۔ اس لئے اگر ابھی تک آپ نے کسی وجہ سے اس مضمون کا مطالعہ شروع نہیں کیا تو ابھی سے اس کا ارادہ فرما لیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۹۶ء کا سال ختم ہونے میں محض چند یوم باقی ہیں۔

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کا مطالعہ ہر اس شخص کے لئے فائدہ مند ہے جو اخلاقی اور روحانی میدانوں میں ترقیات کا خواہشمند ہے اور دنیا و آخرت میں اپنے خالق و مالک سے زندہ تعلق پیدا کرنے کا شوق رکھتا ہے اور اپنی قوتوں اور استعدادوں کو خدا تعالیٰ کی کامل رضا کے تابع رکھ کر ان سے استفادہ چاہتا ہے۔ ہم میں سے کئی جب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا پہلی بار مطالعہ کریں گے تو انہیں یقیناً خیال آئے گا کہ ابھی تک وہ کیوں اسکے مطالعہ سے محروم رہے ہیں!

(محمود احمد ملک)

پھر دیار دلستاں سے کچھ خبر آئی تو ہے
زندگی کی شب میں تھوڑی سی سحر آئی تو ہے
پھر ابلتا ہے افق پر چشمۂ آب حیات
پھر کرن ظلمت کا سینہ چیر کر آئی تو ہے
زندگئ نو بہ نو کی کچھ خبر آئی تو ہے
کٹ گئی ظلمت کی شب نوری سحر آئی تو ہے
خاک سے اٹھی ہے یا افلاک سے نازل ہوئی
ایک دل آویز سی آواز پر آئی تو ہے
دیکھنا ہم کوتہ دستوں کی دعاؤں کا اثر
جھک کے تا دست تہی شاخ ثمر آئی تو ہے
پھر مسیحا نے اجالے ہیں وہی دلکش نقوش
پھر نظر تنویر ان کی راہگذر آئی تو ہے

(روشن دین تنویر)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور انور نے مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے نیک انجام سے میری توجہ نیک آغاز کی طرف گئی۔ ان کی توحید کے ساتھ وابستگی اور وفا، خدا کی وحدانیت پر غیر متزلزل ایمان، غیر اللہ کو مسلسل رد کرتے چلے جانا۔ حضور نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب اپنے والدین کی دعاؤں کا پھل تھے۔ ان کے والد اور والدہ بہت ہی مقدس، خالص پاکیزہ زندگی گزارنے والے وجود تھے۔ انہوں نے ساری زندگی اپنے ماں باپ کے خلوص کی قبولیت کو اجاگر کیا ہے۔ آپ سائنس کی دنیا میں اتنے بلند مرتبہ پر پہنچنے کے باوجود کامل طور پر خدا کی ہستی کے قائل تھے۔ پھر خدائے واحد و یگانہ کی عظمت کو ماننے کے نتیجہ میں جو انکسار پیدا ہوتا ہے وہ پوری طرح آپ کی ذات میں رہا ہے۔ حضور نے مرحوم کی خلافت سے وابستگی اور وفا اور اطاعت و خلوص کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی رفعتوں کی جو جان ہے یعنی دعاؤں کا پھل وہ جان اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں اور نسلوں میں آگے جاری فرمائے۔

حضور نے مرحوم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ جب بھی خدا سے عظمتیں طلب کریں تو انکساری کی عظمتیں طلب کریں۔ یہ دعا بھی ہونی چاہئے کہ اللہ ہر منزل کے خطرات سے بچا کر آسمانی صلاحیتوں کے نقطہ عروج تک پہنچائے۔ پس نیک انجام کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو یہ عظمتیں نصیب فرمائے اور پھر اپنے نشان کے طور پر دنیا کی عظمتیں بھی بخشے۔

حضور نے محترم ڈاکٹر صاحب کے حالات زندگی کا مختصر ذکر بھی فرمایا اور پھر برادر مظفر احمد صاحب ظفر (مرحوم) آف امریکہ جو گزشتہ دنوں وفات پا گئے تھے ان کی نیکیوں اور خوبیوں کا بھی محبت سے ذکر فرمایا۔ اسی طرح میاں محمد صادق صاحب شہید کا بھی ذکر خیر فرمایا جنہیں ظالموں نے پاکستان میں شہید کر دیا تھا۔ اور دیگر مرحومین جن کی نماز جنازہ غائب جمعہ کی نماز کے بعد پڑھائی تھی ان کا بھی مختصر ذکر فرمایا۔

نماز جمعہ و عصر کے بعد مسجد فضل کے احاطہ میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی نماز جنازہ حاضر و دیگر مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

بقیہ: مختصرات

☆ اسلامی شریعت کے نفاذ کے بارہ میں سوال کہ جہاں بھی اسلامی شریعت نافذ ہوئی ہے مثلاً سعودی عرب، ایران میں یا افغانستان میں تو اب نئی نئی نافذ ہوئی ہے۔ وہاں سے لوگ خاص طور پر عورتیں بھاگنا شروع کر دیتی ہیں۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ طوفان نوح کے بارہ میں سوال کہ ان کے زمانہ میں طوفان عالمگیر تھا اور کون سا علاقہ تھا؟

☆ ملفوظات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لوائل عمر لوگوں کی بیعت لینے میں مجھے تردد ہوتا ہے سوائے اس کے کہ وہ چالیس سال کی عمر تک پہنچ جائیں۔ اس لئے کہ وہ پوری طرح سمجھ دار ہو جاتے ہیں۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ سورہ انبیاء آیت ۱۰۶ میں ہے کہ "ہم نے لکھ چھوڑا ہے کہ ارض (مقدس) میں نیک بندے ہونگے۔ جب کہ اس وقت وہاں یہود آباد ہیں۔ کیا وہ نیک بندے ہیں؟

☆ ایک خاتون کا کراچی سے سوال کہ اگر کسی ضروری مصروفیت یا کسی مذہبی پروگرام کی وجہ سے نماز مغرب و عشاء رمضان کے مہینہ میں جمع کرنی پڑے تو نماز تراویح ادا کی جا سکتی ہے یا نہیں؟

☆ پاکستان میں جماعت اسلامی نے حکومت کے خلاف دھرنا مارنا ایجاد کیا ہے۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ ایک دوست کا سوال کہ "انہ لعلم للساعۃ" اس سے بعض مسلمان فرقے یہ سمجھتے ہیں کہ ساعۃ قیامت کی نشانی ہے؟

☆ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ مشکل وقت کے لئے کچھ بچا کر رکھنا چاہئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور بہت سے بزرگان اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھتے تھے اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ سورہ رحمان آیت ۸ تا ۱۰ میں ہے کہ "اور ہم نے آسمان کو اونچا کیا اور بنی نوع کے لئے توازن کا اصول مقرر کر دیا ہے...... الخ۔ سوال یہ ہے کہ آسمان اونچا کئے جانے کا توازن کے اصول، عدل اور انصاف اور ناپ تول سے کیا تعلق ہے۔ اور ان کے یکجا بیان کرنے میں کیا حکمت ہے؟

(ع ۔ م ۔ ر)

جو عالمی جہاد تمام دنیا میں دعوت الی اللہ کے ذریعہ سے جاری ہے اس کی یہ روح ہے اور یہ اس کا فلسفہ ہے جسے ہمیں ہمیشہ سمجھنا چاہئے کہ ہم اپنی بقا کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی بقا کے لئے لڑ رہے ہیں

اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۴ء مطابق ۲۸ فتح ۱۳۷۳ ہجری شمسی

بذریعہ ایم۔ ٹی۔ اے۔ بمقام محمود ہال مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(آخری قسط)

ایک اور بزرگ کا جو ایک پہنچے ہوئے مجذوب فقیر کا درجہ رکھتے تھے اور شہرت رکھتے تھے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔

حضرت سید گلاب شاہ صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ تعالیٰ تیرھویں صدی کے مجذوب حق تھے۔ آپ نے مسیح موعود کی بعثت کی نسبت ایک حیرت انگیز پیش گوئی فرمائی۔ میاں کریم بخش صاحب جمال پوری اس کا ذکر کرتے ہوئے حلفیہ بیان لکھتے ہیں کہ۔

"میرے گاؤں جمال پور میں جو ضلع لدھیانہ میں واقع ہے ایک بزرگ مجذوب باخدا آدمی تھے جن کا نام گلاب شاہ تھا۔ میں ان کی صحبت میں اکثر رہتا تھا اور ان سے فیض حاصل کرتا تھا اور اگرچہ میں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا تھا اور مسلمان کہلاتا تھا لیکن میں اس امر کے اظہار سے نہیں رہ سکتا کہ درحقیقت انہوں نے ہی مجھے طریق اسلام سکھلایا اور توحید کی صاف اور پاک راہ پر میرا قدم جمایا"۔

یہ گواہی بڑی اہم ہے کیونکہ اکثر لوگ جن کو مجذوب اور پہنچا ہوا کہتے ہیں وہ تو بڑی مشرکانہ باتیں کرتے ہیں اور بعض پاگل ہوتے ہیں جن کو نیک سمجھا جاتا ہے، بعض گندے ہوتے ہیں جن کو متقی اور صافی بزرگ سمجھا جاتا ہے لیکن خدا کے پاک بندے جو تقویٰ رکھتے ہیں ان کی پہچان یہ ہے کہ وہ توحید پر قائم ہوتے ہیں۔ کسی حالت میں بھی وہ توحید کے خلاف ایک معمولی سا کلمہ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ تو یہ جو انہوں نے گواہی دی ہے یہ بہت گہری اور اچھی پیاری گواہی ہے۔ کہتے ہیں میں نے ان کو توحید پر قائم دیکھا اس لئے میرے دل میں ان کی عزت ہے اور اسی توحید کا سبق انہوں نے مجھے دیا۔

"اس بزرگ درویش نے ایک دفعہ میرے پاس بیان کیا کہ عیسیٰ جوان ہو گیا ہے اور لدھیانہ میں آوے گا"۔

یہ عجیب بات ہے کہ "لدھیانہ میں آوے گا" کا فرمایا۔ ان کے تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ پہلی بیعت لدھیانہ میں ہوگی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور مسیح موعود پہلی بیعت لدھیانہ میں لیں گے۔

"میں نے ان سے پوچھا کہ عیسیٰ جوان تو ہو گیا مگر وہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا بیچ قادیان کے" (یعنی قادیان کے اندر) "تب میں نے کہا کہ قادیان تو لدھیانہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اس جگہ عیسیٰ کہاں ہیں"۔ (کبھی آپ کہتے ہی لدھیانہ میں آئے گا، کبھی کہتے ہیں وہ قادیان میں ہے)۔ "انہوں نے فرمایا کہ وہ قادیان بٹالہ کے پاس ہے اس جگہ عیسیٰ ہے"۔ (صاف پتہ چلتا ہے کہ لدھیانے کا ذکر خدا نے ان کو کشفاً یا رویا میں اس طرح دکھایا ہے کہ وہی عیسیٰ لدھیانے میں بھی آئے گا تو وضاحت فرما دی کہ مراد یہ نہیں کہ وہ لدھیانوی ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ پیدا تو قادیان میں ہوا ہے، قادیان جو بٹالے میں ہے مگر لدھیانے آئے گا۔ اب سرسری آنا مراد نہیں۔ ویسے تو مسیح موعود علیہ السلام کئی جگہ گئے ہیں۔ صاف پتہ چلتا ہے کوئی اہم واقعہ لدھیانہ سے حضرت مسیح موعود اور احمدیت کی تاریخ کا وابستہ ہے۔ اور وہ پہلی بیعت ہی ہے۔ (فرماتے ہیں)، "اور جب انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ عیسیٰ قادیان میں ہے اور اب جوان ہو گیا ہے تو میں نے انکار کی راہ سے ان کو کہا کہ عیسیٰ مریم کا بیٹا تو آسمان پر زندہ موجود ہے اور خانہ کعبہ پر اترے گا۔ یہ کون عیسیٰ ہے جو قادیان میں ہے اور جوان ہو گیا۔ اس کے جواب میں وہ بڑی نرمی اور سلوک کے ساتھ بولے اور فرمایا کہ وہ بیٹا مریم کا جو نبی تھا مر گیا ہے اور پھر نہیں آئے گا۔ اور میں نے اچھی طرح تحقیق کیا ہے کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا مر گیا ہے وہ پھر نہیں آئے گا۔ اللہ نے مجھے بادشاہ کہا ہے"۔

یہ جو حضرت گلاب شاہ صاحب کہلاتے تھے، کہتے ہیں اللہ نے مجھے بادشاہ کہا ہے اور خدا کا بنایا ہوا بادشاہ جھوٹ نہیں بولا کرتا۔

"میں سچ کہتا ہوں جھوٹ نہیں کہتا پھر انہوں نے تین مرتبہ خود بخود کہا کہ وہ عیسیٰ جو آنے والا ہے اس کا نام غلام احمد ہے"

(نشان آسمانی صفحہ ۲۳، ۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۸۳، ۳۸۴)

پھر ایسے ہی اور بزرگوں کے تذکرے میں پیر جھنڈے والا سندھی کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی تحریر میں یہ ذکر یوں چلتا ہے۔

"بعض واصلان حق نے میرے بلوغ سے بھی پہلے میرا اور میرے گاؤں کا نام لے کر میری نسبت پیش گوئی کی ہے کہ وہی مسیح موعود ہے اور بہتوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ یہ شخص حق پر ہے اور ہماری طرف سے ہے چنانچہ پیر جھنڈے والا سندھی نے جن کے مرید لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہونگے یہی اپنا کشف اپنے مریدوں میں شائع کیا"۔

اور کئی ایسے احمدی جو اس کشف کے نتیجے میں اور حضرت پیر جھنڈے والا کی مریدی میں فیض پا کر احمدیت میں داخل ہوئے بڑی وفا کے ساتھ انہوں نے احمدیت میں ثابت قدمی اختیار کی۔ ایک ایسے شخص سے میں خود بھی ملا ہوں، ان سے واقعہ بھی سن چکا ہوں، بہت بزرگ تھے خود بھی صاحب الہام و کشف تھے اور وہ انہی کے مرید تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اور دیگر صالح لوگوں نے بھی دو سو مرتبہ سے کچھ زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظوں میں اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کی تصدیق کی اور ایک شخص حافظ محمد یوسف نام نے جو ضلع دار نہر ہیں بلاواسطہ مجھے یہ خبر دی" (یعنی براہ راست مجھے یہ بتایا)۔ "کہ مولوی عبداللہ غزنوی صاحب نے خواب میں دیکھا" (یہ ایک اور بزرگ کا ذکر چل پڑا ہے جھنڈے والوں کے علاوہ، عبداللہ غزنوی صاحب بھی پنجاب کی ایک بہت ہی بڑی مقتدر ہستی تھی، کہتے ہیں "مولوی عبداللہ صاحب غزنوی نے خواب میں دیکھا کہ ایک نور آسمان سے قادیان پر گرا (یعنی اس عاجز پر)" (مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر ہے) "اور فرمایا کہ میری اولاد" (یعنی حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی اولاد) "اس نور سے محروم رہ گئی ہے" (اور واقعتہً بھی ایسا ہوا ہے۔ ان کی اولاد میں احمدیت کے بڑے بڑے مخالف پیدا ہوئے لیکن کسی کو توفیق نہیں ملی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کر سکے۔ سارے لڑکے جو بڑے ہوئے جتنے بھی تھے مجھے اب یاد نہیں مگر وہ مخالف سلسلہ ہی رہے۔ تو کہتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ نور دکھایا آسمان سے قادیان میں اترا لیکن افسوس کہ میری اولاد محروم رہ گئی ہے"۔

(اربعین، نمبر ۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۶۳ تا ۴۶۵)

حضرت مسیح موعود علیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ حافظ محمد یوسف صاحب نے بعد میں اپنا یہ بیان بدلا اور واپس کھینچ لیا۔ فرماتے ہیں "لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔ یہی بیان ان کے بھائی نے بھی مجھ سے بیان کیا ہے اور وہ ابھی تک اس پر قائم ہیں۔ منشی محمد یعقوب صاحب جو ان کے بھائی ہیں وہ بھی اس واقعہ کے گواہ ہیں تو انہوں نے بھی بتایا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ بے چارے مولوی محمد یوسف صاحب جو ہیں یہ دنیا کے دباؤ سے ڈر کر یا اپنی ضلعداری کی شان میں خطرہ دیکھ کر تو اس سے پیچھے ہٹ گئے ہیں مگر یعقوب صاحب کی گواہی تو قائم رہی بعد تک۔

پھر سید رشید الدین صاحب پیر صاحب العلم کی تصدیق ہے۔ یہ جو آج کل پیر پگاڑا ہیں اور ان کے بہت مرید ہیں اور بہت عزت ہے اور بڑے زیرک انسان ہیں۔ ان کا قصہ یہ ہے کہ ان کے دادا وہ بزرگ تھے جب ایک ہی سلسلہ تھا اور بہت ہی وہ پائے کے بزرگ تھے۔ جب ان کا وصال ہونے کو آیا تو ان کے دو بیٹے تھے ایک بیٹے کو انہوں نے علم دے دیا اپنا، کہ یہ جھنڈا تمہارا نشان رہے گا اور ایک بیٹے کو پگڑی دے دی تو پگڑی سے سندھی میں پگاڑا بن گیا یعنی پگاڑا ہی کہا ہوگا انہوں نے، اردو میں اس کو ہم پگڑی بنا رہے ہیں، تو پگاڑا والے۔ یعنی وہ پیر صاحب کی پگڑی ورثے میں پانے والے۔ یہ وہ نسل ہے جو جاری ہے۔ ان کے دادا تھے یا پڑدادا تھے یہ مجھے یاد نہیں بہرحال اسی نسل کے ہیں۔ اور دوسرا سلسلہ وہ تھا جو صاحب العلم والوں کا سلسلہ تھا۔ یہ صاحب علم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ذکر فرما رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پا کر یا خط پایا یا ویسے کتب دیکھیں یہ مجھے اب یاد نہیں مگر عربی میں خود اپنے ہاتھ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام ایک خط لکھا، اس خط کا ترجمہ یہ ہے:۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم کشف میں دیکھا پس میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا یہ جھوٹا یا مفتری ہے یا صادق ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ صادق ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں نے سمجھ لیا کہ آپ حق پر ہیں"۔ (کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رویا میں مجھے خبر دی)۔ "اب بعد اس کے ہم آپ کے امور میں شک نہیں کریں گے اور آپ کی شان میں ہمیں کچھ شبہ نہیں ہوگا اور جو کچھ آپ فرمائیں گے ہم وہی کریں گے۔ پس اگر آپ یہ کہو کہ ہم امریکہ چلے جائیں تو ہم وہیں جائیں گے اور ہم نے اپنے تئیں آپ کے حوالے کر دیا ہے اور انشاء اللہ ہمیں وفادار پاؤ گے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ان کے خلیفہ عبداللطیف مرحوم اور شیخ عبداللہ عرب نے زبانی بھی مجھے سنائیں"۔ (یعنی ان کے سامنے صرف یہ خط نہیں تھا بلکہ زبانی ان کے سامنے بھی انہوں نے ایسی ہی گواہی دی) "اور اب بھی میرے دلی دوست سیٹھ محمد حاجی اللہ رکھا صاحب مدراس سے ان کے پاس گئے تو انہیں بدستور مصدق پایا بلکہ انہوں نے عام مجلس میں کھڑے ہو کر اور ہاتھ میں عصا لے کر تمام حاضرین کو بلند آواز سے سنا دیا کہ میں ان کو اپنے دعویٰ میں حق پر جانتا ہوں اور ایسے ہی مجھے کشف کی رو سے معلوم ہوا ہے اور ان کے صاحبزادہ" (جو ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں) "نے کہا کہ جب میرے والد صاحب تصدیق کرتے ہیں تو مجھے بھی انکار نہیں"۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۴)

تو یہ بہت سا لمبا سلسلہ ہے۔ اب چونکہ وقت ختم ہونے کو ہے صرف چند منٹ رہ گئے ہیں، ٹھیک ہے جب تک جاری ہے چلتے ہیں کیونکہ ایم ٹی اے والوں نے بتایا ہے کہ سینڈ سٹ والے یہ بات مان گئے ہیں کہ

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE
New
Ar-Raheem
JEWELLERS
Your own jewellery showroom in Pakistan.
Khurshid Market, Hyderi.
Karachi.
Phone: 664-0231, 664-3442
Fax: (92-21) 664-3299

اگر کچھ منٹ اوپر ہو گئے، کچھ زائد وقت ہو گیا تو ہم نشریات کو بند نہیں کریں گے۔

ایک بزرگ کوٹھے والے مشہور تھے اور یہ ہزارہ کے علاقے میں رہنے والے تھے اور بہت ان کی بزرگی کی شہرت تھی، صاحب الہام اور صاحب کشف تھے۔ مولوی حمید اللہ صاحب ملا سوات لکھتے ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھتے ہیں اور حضرت اقدس نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷ پر اس عبارت کو اس زمانے میں درج فرما دیا۔

"میں بحکم آیت "ولا تکتموا الشہادۃ و من یکتمہا فانہ آثم قلبہ" (کہ میں اللہ کی اس بیان فرمودہ آیت کی رو سے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہادت کو مت چھپاؤ اور جو بھی شہادت کو چھپائے گا تو اس کا دل اس کا گناہ کمانے کا ذمہ دار ہو گا اور وہ اس کا گناہ کمائے گا)۔

"خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں کہ حضرت صاحب کوٹھے والے ایک دو سال اپنی وفات سے پہلے یعنی ۱۲۹۲ یا ۱۲۹۳ ہجری میں (آپ کی وفات ۱۲۹۴ھ میں ہوئی تھی) اپنے خواص میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہر ایک باب سے معارف اور اسرار میں گفتگو شروع تھی ناگاہ مہدی معہود کا تذکرہ درمیان میں آ گیا۔ فرمانے لگے کہ مہدی معہود پیدا ہو گیا ہے مگر ابھی ظاہر نہیں ہوا ہے۔ اور قسم بخدا کہ یہی ان کے کلمات تھے اور میں نے سچ سچ بیان کیا ہے، نہ ہوائے نفس سے۔ اور بجز اظہار حق اور کوئی غرض درمیان نہیں۔ ان کے منہ سے یہ الفاظ افغانی زبان میں نکلے تھے۔

"چہ مہدی پیدا شوے دے وقت ظہور ندے"۔

اس کا پشتو تلفظ پتہ نہیں کیا ہو گا لیکن ترجمہ اس کا یہ ہے کہ مہدی معہود پیدا ہو گیا ہے۔ "پیدا شوے دے۔ وقت ظہور ندے" لیکن ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یا وقت ظہور ندے۔ ان کے متعلق ایک اور روایت یہ بیان ہوئی ہے جو تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۴ تا ۳۸ پر درج ہے۔ ایک اور روایت میں ہے یہ الفاظ کہے۔

"مہدی آخرالزمان پیدا ہو گیا ہے ابھی اس کا ظہور نہیں ہوا۔ اور جب پوچھا گیا کہ نام کیا ہے تو فرمایا نام نہیں بتلاؤں گا مگر اس قدر بتلاتا ہوں کہ زبان اس کی پنجابی ہے"۔

تو اس زمانے میں کسی حکمت سے نام ظاہر کرنا ان کے لئے مناسب نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے شاید یہی مقدر رکھا ہو کہ پہلی دفعہ اس کا اظہار مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے ہو۔ تو ان کو بتا دیا گیا تھا لیکن روک دیا گیا تھا کہ نام ظاہر نہ کرو اور اتنا اشارہ پٹھانوں کو دے دیا کہ تم بہت ہی قومی عصبیت رکھتے ہو اور بہت معزز ہو، پنجابیوں کو گھٹیا نظر سے دیکھتے ہو اس لئے اتنی بات میں بتا دیتا ہوں کہ یہ بات روک نہ بنے کہ وہ پنجابی ضرور ہے، خدا کی مرضی جہاں سے مرضی چن لے۔ تو یہ بتاتا ہوں کہ زبان اس کی پنجابی ہے۔

پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"میری عمر ۱۳، ۱۴ برس کی تھی کہ مجھے درود شریف اور قرآن شریف کے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ ہمارے ہاں حافظ عبداللہ مرحوم واعظ تھے، وہ بعد نماز جمعہ رسالہ آثار محشر منظوم نہایت سریلی آواز سے پڑھتے تھے جس میں مسیح و مہدی وغیرہ کے آنے کا ذکر تھا۔ میں اس سے اس قدر متاثر ہو گیا تھا کہ رات دن یہی خیال اور جوش تھا کہ کسی طرح مہدی و مسیح کو دیکھوں لہٰذا گریہ و زاری اور تضرع ابتہال سے دعا کیا کرتا تھا کہ اے مہربان خدا! مجھے امام مہدی اور عیسیٰ کی زیارت کرا دے۔ خدا بڑے فضلوں کا مالک اور ہر شے پر قادر ہے اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ اس نے وہ زمانہ مبارک مجھے دیا کہ اپنے نور کی زیارت کرائی۔ اس کی نسبت پہلے مجھے اطلاع بخشی۔ میں ایک کشف لکھ چکا ہوں جو اس رسالہ کے حصہ اول میں ہے۔ اب ایک رویا دیکھی ہے جس سے یہ باتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ اول یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک مجھے بعینہ حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مجدد اعظم کے حلیہ کا سا دکھلایا گیا۔

دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مجھے خدا نے وہ دکھایا جو حدیثوں میں مسیح موعود کا حلیہ آیا ہے"۔ (یعنی جب کہتے ہیں ناکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ملتا جلتا تو کہتے ہیں مجھے وہ حلیہ دکھایا تھا جو حدیثوں میں مسیح موعود کا مذکور ہے اور اس سے مشابہ حلیے میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کروائی گئی)۔ "خدائے عزوجل کی قسم وہ حلیہ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا وہ بعینہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حلیہ تھا اور سرمو فرق نہیں معلوم ہوتا۔ اب میری اس سچی خواب کی تکذیب کرنے والے خدا کی قہری تجلی کے نیچے ہیں، مجھ پر جو گواہی تھی میں نے ادا کر دی"۔

(غسل مصفّٰی صفحہ ۴۸۲، ۴۸۴۔ بحوالہ بشارات رحمانیہ جلد اول مرتبہ عبدالرحمان مبشر، صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵۔ اشاعت ۱۹۷۰)

حضرت عبدالرحمان صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ اسماعیل خان یہ لکھتے ہیں کہ:

"۱۸۹۹ء میں جب میں افریقہ گیا تو صوفی نبی بخش صاحب بھی میرے رفیق سفر تھے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بہت دلچسپ طریق پر اپنے تجربات بیان کرتے تھے اور اسی وقت سے میں حضرت صاحب علیہ السلام کے بارے میں حسن ظن رکھتا تھا۔ جب میں چکدرہ گیا تو ان دنوں بھی ان کے ساتھ خط و کتابت جاری تھی اور وہ بعض اوقات تبلیغی خطوط بھی تحریر کیا کرتے تھے"۔ (یعنی سپرنٹنڈنٹ عبدالرحمان صاحب لکھتے ہیں کہ صوفی نبی بخش صاحب جن سے افریقہ میں ملاقات ہوئی تھی اکٹھے گئے تھے واپس، جب کہتے ہیں چکدرہ آ گیا، صوبہ سرحد، تو اس وقت بھی وہ مجھے خطوط لکھتے رہے) "اور ایک خط میں انہوں نے مجھے لکھا کہ نماز عشاء کے بعد الحمد شریف بہت دفعہ پڑھا کریں اور خاص کر، اھدنا الصراط المستقیم، پر توجہ دیں چنانچہ کچھ دنوں یہ وظیفہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے حسب ذیل رویا و کشوف ہوا"۔

(رویا و کشوف ہوا لکھا ہوا ہے یہ سہو کتابت ہے یا ایک انداز ہے پٹھانوں میں کہنے کا۔ بعض دفعہ جمع کا صیغہ بولتے ہیں اور واحد کا فعل اس طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں رویا و کشوف ہوا) "میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سارا سارا جسم غلاظت میں لت پت ہے۔ میں بے قرار تھا کہ اسے کیسے دور کروں"۔ (یہ لمبی رویا ہے پھر کہتے ہیں) "اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی اور اس چشمے کی طرف لے گیا جہاں میں پاک و صاف ہوا اور اس کے بعد پھر رویا دکھائی کہ "مرزا غلام احمد سچا ہے، ہے، ہے"۔

(از چٹھی مرقومہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۹ء، بحوالہ بشارات رحمانیہ جلد اول مرتبہ عبدالرحمان مبشر، صفحہ ۱۳۰، ۱۳۱۔ اشاعت ۱۹۷۰ء)

تو یہ ایک عجیب انداز ہے بیان کا کہ تم ابھی خدا سے براہ راست ہدایت پانے کے اہل نہیں ہو، پہلے اپنے گند دور کرو اور یہی وہ مضمون ہے جس کی طرف میں نے آغاز میں اشارہ کیا تھا اور میں اس حوالے سے مزید سمجھانا چاہتا ہوں۔ وہ لوگ جو گند میں لت پت ہوں ان کو یہ توفیق نہیں ملتی کہ خدا آسمان سے ان کو اپنے پاک وجودوں کی خبر دے اس کے لئے کچھ طہارت کی ضرورت ہے، کوئی غسل ضروری ہے، کچھ وضو ہونا چاہئے تو یہ اس طرح بیان کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کا جواب اس رنگ میں دیا کہ پہلے رؤیا میں مجھے گندہ دکھا کر پاک ہونے کی طرف متوجہ فرمایا پھر خود ہی اس چشمے کی طرف لے گیا جو صاف شفاف چشمہ تھا وہاں میں خوب دھل کر جب پاک صاف ہو گیا پھر مجھے رویا دکھائی کہ "مرزا غلام احمد سچا ہے، ہے، ہے"۔

پس یہ وہ انداز تھا ان بزرگوں کا جن کی توجہ جب بھی دعا اور استخارے کی طرف کروائی جاتی تھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کی نیکی کے باعث جو خدا ان کے دلوں میں دیکھتا تھا ان کی سچائی اور تقویٰ کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے فضل سے ان کو عطا فرما رکھا تھا اپنے اس وعدہ کے موافق کہ "ھدی للمتقین" اپنی پاک قرآنی تعلیم کی برکت سے ان کو پاک و صاف کرتا تھا اور سچائی کی طرف ہدایت دیتا تھا۔

پس آج بھی یہی طریق جاری ہے اور اس طریق سے آپ کو استفادہ کرنا چاہئے۔ ان علماء کو اپنے حال پر چھوڑ دیں جو تکذیب میں وہاں تک جا پہنچے ہیں کہ اب ان کی طرف سے بظاہر کوئی امید دکھائی نہیں دیتی، لمبا تجربہ، ایک سو سال کا تجربہ ہے۔ پس اب ان کو کسی ایسے استخارے کی طرف بلانا درست نہیں ہے۔ پاک روحوں کی تلاش کریں اور پاک فطرت لوگوں کو بتائیں۔

کچھ عرصہ پہلے کوئمبتور میں ایک مناظرہ ہوا، بہت بڑے چوٹی کے غیر احمدی علماء مناظرے میں شامل ہوئے، بڑی اس کی تشہیر ہوئی اور اللہ کے فضل کے ساتھ اچھے ماحول میں یہ مناظرہ ہوا کیونکہ اس علاقے کے شرفاء نے اس بات کی ضمانت دی تھی کہ بارہ یا چودہ دن جتنی دیر بھی مناظرہ جاری رہے گا ہم انتظام کریں گے۔ ہم اس بات کو دیکھیں گے کہ کوئی شرافت کا پردہ چاک نہ کرے اور بدتمیزیوں میں نہ مبتلا ہو، دلائل سے گفتگو ہو۔ تو جتنے دن بھی یہ مناظرہ جاری رہا اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑے اچھے ماحول میں اور ہر حصے پہ جماعت احمدیہ کو ایک فتح نمایاں عطا ہوئی۔ مگر مناظروں میں نہ پہلے وہ مولوی کبھی مانتے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں مناظرہ کیا کرتے تھے، نہ اب ان سے توقع تھی۔ ان کو میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ دعا کرو، استخارے کرو کیونکہ مناظرے کی طرز سے لگتا تھا کہ اگرچہ زبانوں پر تالے تو پڑے ہوئے تھے لیکن گندگی ابلتی ضرور تھی۔

کبھی بعض دفعہ پھوڑے کو سیا جائے تو پیپ زور کر رہی ہو تو کبھی ایک ٹانکے سے نکل جاتی ہے کبھی دوسرے ٹانکے سے نکل جاتی ہے تو ہر ٹانکے سے ان کے اندر کا تعفن باہر نکلنے کی کوشش کرتا تھا اس کو دبا دیا جاتا تھا۔ مگر دشمنی، ضد پورے دلائل سننے کے بعد مثلاً یہ کہنا کہ ہاں ہو گی، ہماری تو ایک بھی دلیل کا آپ نے جواب نہیں دیا اور وہ مناظرہ آپ سن کے دیکھیں۔ انہوں نے ایک بھی جماعت کی پیش کردہ دلیل کا جواب نہیں دیا۔ ان کا وہاں قرآنی آیات کا حوالہ، ان کا ذکر تک نہیں چھیڑا، جن پر جماعت احمدیہ کے مناظرین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی بنیاد رکھی تھی۔ لیکن ایک مناظرے کا ان کا طریق ہے تمام ٹکسالی کے مولویوں کو یہی طریق سکھایا جاتا ہے، جب تم جاؤ ان کی مجلسوں میں سوال کرو تو کچھ کہہ دیں ان کو سننے کے بعد کہنا جی کچھ مزہ نہیں آیا، بات نہیں بنی، کوئی دلیل نہیں بنی، مسلسل یہی رٹ لگائے رکھے تھے وہ پڑھتے پڑھتے میں بیزار ہو گیا۔ میں نے آخر ان کو کہا کہ اب یہ تو میں دعوت نہیں دے سکتا۔ پہلے بہت دے چکا ہوں کہ دعا کرو یا مباہلہ کرو اس حد سے بہت آگے نکل چکے ہیں یہ لوگ۔

اب ایک اور بات ہے جو میں نے پہلے بھی کہی تھی اب زیادہ زور سے دہراتا ہوں۔ ان تمام ہندوستان کے مولویوں کو آپ یہ میری طرف سے ضمانت دیں کہ جھگڑے لمبے ہو گئے اس کو اب چھوڑو۔ تم یہ یقین رکھتے ہو اور کامل یقین رکھتے ہو اپنے زعم میں کہ مسیح ابن مریم زندہ آسمان پر موجود ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اصدق الصادقین بیان فرماتے ہیں کہ ان کے اترے بغیر امت کے مسائل حل ہی نہیں ہونگے۔ وہ اتریں گے تو یہ ذلت عزتوں میں تبدیل ہو گی، وہ اتریں گے تو مسلمانوں کو ایک عالمی غلبہ نصیب ہو گا۔ یہ دو باتیں خوب کھول دو اور کہو کہ پھر مناظروں میں کیا پڑے ہوئے ہو۔ جو اصل مسئلہ ہے اس کے حل کی طرف توجہ کرو۔ اس صدی کے گزرنے میں اب چند سال باقی ہیں۔ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ تم سب مولوی مل کر اگر کسی طرح مسیح کو اتار دو صدی سے پہلے پہلے تو تم میں سے ہر ایک کو کروڑ روپیہ دونگا۔ اور ایک لاکھ کا پہلے میں نے شاید اعلان کیا، میں نے کہا وہ دن ختم ہو گئے اب تو صدی ختم ہو رہی ہے مجھے جلدی بڑی ہے اس لئے فیصلہ کرو ایک کروڑ روپیہ ہر مولوی کو۔ دیوبند میں پتہ نہیں سینکڑوں، ہزارہا مولوی تیار ہوئے ہونگے میں ان سب کو دوبارہ یہ چیلنج دیتا ہوں۔ میں نے کہا یہ اعلان کر دو کہ ہر اس مولوی کو جو یہ دعویٰ ہی کر دے کہ میری کوشش سے اترا ہے اور میری دعائیں مقبول ہوئی تھیں، میں بحث نہیں کروں گا ان کی بات مان جاؤں گا ایک ایک کروڑ کی تھیلی ان کو پکڑائی جائے گی۔

بعض دفعہ ہوتا ہے کہ دعا کی کسی نے، پتہ نہیں کس کی قبول ہوئی اور دعویٰ کوئی کر بیٹھتا ہے۔ بچپن میں حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ ایک دفعہ سفر کرتے ہوئے قادیان جاتے ہوئے بٹالے سے ڈرائیور نے کہا کہ پٹرول ختم ہو گیا ہے۔ رات کا وقت تھا، ہم نے کہا ختم ہو گیا۔ ہاں جی ختم ہو گیا۔ قادیان بھی نہیں پہنچیں

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as:
Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

خطبہ جمعہ

جب بھی آپ بدیوں سے دور ہونے کا سفر کریں گے اور دعا کریں گے، کیونکہ دعا کے بغیر یہ سفر ممکن نہیں ہے، تو آپ کے اندر ایک نئی زندگی جاگ اٹھے گی۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۶ء مطابق ۲۸ اخاء ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد نور اوسلو (ناروے)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے ناروے کی جماعت کو تبلیغ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے یہ نکتہ سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ دعوت الی اللہ گھر سے شروع ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم نے بیان فرمایا۔ جب تک تم اپنے نفس کو دعوت الی اللہ کی طرف نہیں بلاتے اور تمہارا نفس لبیک کہتا ہوا اللہ کی طرف آ نہیں جاتا اس وقت تک عمل صالح ہو نہیں سکتا اور اگر عمل صالح نہ ہو تو دعوت الی اللہ جو غیروں کو دی جاتی ہے وہ بے معنی اور بے کار ہو جاتی ہے اس کا حسن زائل ہو جاتا ہے۔ پس دعوت الی اللہ کی خوبصورتی کے لئے قرآن کریم نے کیسی عمدہ شرط باندھی ہے کہ دوسروں کو دعوت کرو مگر اپنے آپ کو بھی بلکہ اپنے آپ کو کروگے تو تمہارا حق ہے کہ دوسروں کو دعوت دو ورنہ تمہارا دعوت دینا بے کار ہوگا۔ جیسا کہ انگریزی میں کہتے ہیں "PHYSICIAN! HEAL THYSELF" دنیا کہہ سکتی ہے کہ اے علاج کرنے والے اپنا تو علاج کر۔

پس جتنی جتنی اصلاح ہوتی چلی جائے اسی حد تک اتنی اتنی انسان کو دعوت الی اللہ کی توفیق ملتی چلی جاتی ہے مگر اس کا انتظار نہیں کیا جاتا۔ یہ وہ دوسرا نکتہ ہے جو میں آج آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔ اس انتظار میں آپ نہیں بیٹھ سکتے کہ جب تک میں اپنے نفس کی پوری اصلاح نہ کرلوں اس وقت تک قرآن مجھے دعوت الی اللہ کا حق نہیں دے رہا، یہ بالکل غلط استنباط ہے۔ کیونکہ نفس کی اصلاح تو ایک لامتناہی سلسلہ ہے، نہ ختم ہونے والا۔ اس کا ماڈل جو قرآن کریم نے ہمارے لئے مقرر فرمایا وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اور آپؐ کے عقب میں چلنے والے تمام انبیاء، آپؐ کے عقب میں چلنے والے ان معنوں میں کہ صفات حسنہ میں قرب الٰہی کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جو نمونے قائم فرمائے کوئی نبی ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ پس زمانے کے لحاظ سے وہ پہلے تھے مگر چلنے کے لحاظ سے وہ پیچھے رہ گئے۔ ان معنوں میں یہ کوئی فرضی بات نہیں ہو رہی ایک حقیقی تعریف ہے جو سو فیصد درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے عقب میں تمام انبیاء کا سفر ہے اور صراط مستقیم کا جو پہلا گروہ ہے وہ یہی ہے جو آگے آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں دعا سکھاتا ہے "**اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم**" تو "**انعمت عليهم**" کی پیروی کرنی ہے جو اتنا آگے بڑھ چکے ہیں کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی صفات حسنہ کا نیک سے نیک انسان بھی حقیقی تصور نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہو اور اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے غلام احمد کا لقب دے کر آپ کو اس کام پر مامور فرمایا اور آپؑ کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ کی سیرت حسنہ میں اس طرح جھانکنے کی توفیق عطا فرمائی کہ پہلے کبھی کسی نے اس پیار اور محبت اور اس قرب کے ساتھ آپؐ کی سیرت کا سفر نہیں کیا تھا۔ آپؐ کی سیرت کے مطالعہ میں کوئی غرق نہیں ہوا تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپؐ کی سیرت کے مطالعہ میں اللہ کی توفیق سے غرق ہوئے ہیں یعنی ایسی دنیا میں چلے گئے جو ہمیشہ کے لئے آپؑ کی دنیا بن گئی۔

آپؑ کا کوئی مضمون، آپؑ کی کوئی تحریر، نثر ہو یا نظم ہو اس ذکر سے خالی نہیں ملتی کہ جو کچھ آپؑ نے پایا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے پایا۔ پس اللہ کی تعریف کے بعد بار بار حضرت رسول اللہ کی طرف لوٹتے ہیں اور سمجھاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب مجھے محمد رسول اللہ کی وساطت سے ملا ہے۔ یہ وہ ہے جو اندر کی راہ دکھاتا ہے۔ یہ باہر دروازے تک نہیں پہنچاتا۔ یہ وہ رسول ہے جو ہاتھ پکڑ کر اندر لے جاتا ہے اور حسن کی بارگاہ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے۔ پس اس پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا بلند مرتبہ، عالی مقام اور وہ منزل جس منزل پر آپؐ ہم سے آگے جا پہنچے ہیں اس کا کوئی تصور عام انسان نہیں کر سکتا۔ ہم بھی جوں جوں آپؐ کے حسن کا مطالعہ کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھ سے دیکھیں تو مزہ آتا ہے ورنہ باہر کی سطح پر ہی نظریں گھومتی رہتی ہیں۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جن کو وہ مرتبہ حاصل ہوا کہ جیسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اللہ کے گھر کی اندر کی راہ دکھائی حضرت مسیح موعود نے حضرت محمد رسول اللہ کے اندر کی راہ دکھائی اور وہ راہ اب دیکھیں آپ، مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں اس کا مطالعہ کریں نظموں میں اس کا مطالعہ کریں تو انسان اگر یہ سوچے کہ میں نے اس نبی کی پیروی کرنی ہے تو لرز جائے گا۔ تصور میں بھی نہیں آ سکتا کہ انسان ساری زندگی کبھی اس نبی کی پیروی کرتے ہوئے حقیقت میں پیروی کا حق ادا کر سکے۔ یہ باتیں روحانی دنیا کی باتیں ہیں۔ بہت سے آدمی شاید اس کو نہ سمجھ سکیں مگر عام دنیا میں آپ روزمرہ کا تجربہ رکھتے ہیں۔

ایک دنیا کا چیمپئن کسی کھیل میں بھی ہو آپ جب اس کو جیتتا ہوا دیکھتے ہیں اور بڑے بڑے چیمپئنز کے سامنے، بڑے بڑے دنیا کے ہیروؤں کے اور چیمپئنز کے ساتھ اس کے مقابلے دیکھتے ہیں تو حقیقت میں آپ کو اندازہ نہیں ہو سکتا کہ وہ کتنا بڑا انسان ہے اس نے اپنی کھیل میں کتنا بڑا مرتبہ حاصل کیا ہے۔ جن ملکوں کو ہرا کر وہ اوپر آیا ہے ان ملکوں کے چیمپئنز کے متعلق بھی آپ تصور نہیں کر سکتے کہ وہ آپ سے کتنا آگے ہیں اور وہ جب اپنے ملک میں جیتتے ہیں تو اپنے ملک میں جن کو ہراتے ہیں ان کا بھی آپ صحیح تصور نہیں کر سکتے۔ جو آپ کے ضلع اور آپ کی تحصیل، آپ کی کاؤنٹی میں جو چیمپئن ہیں ان سے دو دو ہاتھ کر کے دیکھیں تب آپ کو پتہ چلے گا کہ ان کے مقابل پر آپ کی کچھ بھی حیثیت نہیں، کچھ بھی مقابلہ ممکن نہیں ہے۔ آپ، عام روزمرہ کے آدمی کی بات میں کر رہا ہوں وہ اپنے ضلع کا چیمپئن چھوڑ کے اپنے سکول کے چیمپئن سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اب دیکھیں درجہ بدرجہ ان لوگوں کا مقام کتنا بلند ہو چکا ہے جو عالمی قومی مقابلوں میں اول مقام پر پہنچتے ہیں اور آپ گھر بیٹھے آرام سے دیکھ رہے ہیں۔ اس کی غلطیاں بھی دیکھتے ہیں اس کی کامیابیاں بھی، تبصرے بھی کرتے ہیں کہ یہ کرتا تو بہتر تھا یہ ہوتا تو اچھا ہو جاتا لیکن کوئی تصور بھی نہیں کر سکتے حقیقت میں کہ آپ کے اور ان کے درمیان فاصلے کتنے ہیں۔ روحانی دنیا میں تو یہ تصور اور بھی زیادہ مشکل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کسی ایک دور کے چیمپئن نہیں ہیں کل عالم کے ہر دور کے چیمپئن ہیں۔ تو ایسا وجود جس کو خدا یہ قرار دے دے کہ تمام زمانوں میں، ہر ملک میں، ہر قوم میں جب سے دنیا بنی ہے جب تک دنیا قائم رہے گی اس وقت تک تو ہی ہے جو سب پر بالا رہے گا اور سب پر فائق رہے گا اس کے پیچھے چلنے کا ادعا لے کر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور جو منزل ہے وہ آپ نے دیکھ لیا کہ کتنی دور کی ہے۔ اس لئے یہ خیال کر لینا کہ اس منزل تک پہنچیں گے تو پھر تبلیغ شروع کریں گے حد سے زیادہ بےوقوفی ہوگی کیونکہ وہ منزل نہ آپ کے ہاتھ آنی ہے نہ کہیں تبلیغ ہوگی۔ اپنے وجود کو ضائع کر دیں گے اور جو کچھ ہاتھ میں ہے وہ بھی جاتا رہے گا۔

اس لئے یہ مقصد، یہ مضمون کہ آپ اپنے نفس کو خدا کی طرف بلائیں اور اس کے نتیجے میں عمل صالح پیدا ہو اور آپ کی آواز میں طاقت پیدا ہو ہرگز آپ کو اجازت نہیں دیتا کہ جب تک آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے اپنی سب بدیاں دور کر دی ہیں اور سب نیکیاں حاصل کر لیں اس وقت تک آپ کو میدان عمل میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمام دنیا میں سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے کسی کو تبلیغ کا حق نہیں رہتا پھر کیونکہ اس مرتبے کو جو آنحضورؐ نے حاصل فرمایا آپؐ کے صحابہ بھی نہیں پہنچ سکے تھے بڑے سے بڑے صحابہ بھی بہت پیچھے رہ گئے تھے تو اس لئے یہ وہم دل سے نکالیں۔ لیکن وہ مضمون اپنی جگہ اہم ضرور ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اصلاح نفس کے بغیر آپ دنیا کی اصلاح کے لئے قدم اٹھا سکتے ہیں۔

پس ان دونوں کے درمیان توازن کا قیام ضروری ہے اور یہی بات ہے جو میں آپ کو سمجھا کر حوصلہ دینا چاہتا ہوں کہ جتنے قدم بھی آپ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف اٹھائیں گے اور دعا کرکے توجہ سے اٹھائیں گے اس کا نتیجہ ضرور ظاہر ہوگا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ دعائیں کرتے ہوئے اپنی بدیوں کو کم کرنے کی کوشش کریں، اپنی نیکیوں کو بڑھانے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ آپ کا ساتھ نہ دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا کی طرف جو ایک قدم بڑھتا ہے اللہ اس کی طرف

دس قدم بڑھتا ہے۔ پہلے فرمایا ایک بالشت بڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی طرف کئی قدم بڑھتا ہے اور چل کے جاتا ہے تو وہ دوڑ کے آتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری دعاؤں کے نتیجے میں جو ہمیں پھل ملتا ہے وہ ہماری کوششوں سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

جب اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں تو اپنی بیوی کو ساتھ لے کے چلیں، اپنی اولاد کو ساتھ لے کر چلیں۔

پس اپنے نفس کا جائزہ لیں۔ ہر انسان بے شمار کمزوریوں میں مبتلا ہے اور یہ ایک فیصلے کا دن ہونا چاہئے کہ آج کے بعد میری زندگی کا سفر کمزوریوں سے دوری کا اور نیکیوں کے قرب کا سفر ہوگا۔ جس دن آپ یہ فیصلہ کرلیں اسی دن آپ کو دعوت الی اللہ کی توفیق ملے گی اور دعوت الی اللہ کا حق بھی نصیب ہو جائے گا کیونکہ آپ اپنی کوششوں سے اگرچہ کچھ بھی حاصل نہ کر سکیں کوئی منزل سر نہ کر سکیں لیکن جب دعا کریں گے اور قرب الٰہی کی طرف قدم بڑھائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا یہ فرمان لازماً صادق آئے گا اور اس کے نتیجے میں جو روزمرہ کی صحت کی حالت ہے یعنی روحانی صحت کا نصیب ہونا وہ غیر معمولی فرحت بخشنے والی بات ہے اور طاقت عطا کرتی ہے اس کے نتیجے میں انسان کی صلاحیتیں بڑھتی ہیں اور خود اچھی چیزوں کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔

ہر انسان کو بیماریوں کا تجربہ ہے بیماری کی انتہائی حالت میں بھی انسان سمجھتا ہے کہ میں زندہ ہوں لیکن نہ بھوک، نہ پیاس، نہ کچھ کھانے کو دل چاہے، نہ کسی سے ملنے کو، نہ بات کرنے کو اور سمجھ رہا ہے آدمی کہ میں زندہ ہوں لیکن جب زندگی لوٹتی ہے اس کی طرف تو ہر لمحہ وہ اپنے آپ کو پہلے سے بہتر محسوس کرتا ہے اور اس کی بھوک واپس آنے لگتی ہے اس کی طلب واپس آنے لگتی ہے۔ وہ چیزیں جن میں مزہ باقی نہیں رہا تھا وہ مزہ دینے لگتی ہیں۔ وہ دوست جن سے ملنے کی کوئی خواہش نہیں رہی تھی وہ نظر آئیں تو طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔ اپنے زیادہ اپنے لگنے لگتے ہیں۔ یہ زندگی کا سفر ہے جو بیماری کے وقت ہر انسان اس سے نجات کے وقت شروع کرتا ہے اور یہ سفر بتاتا ہے کہ ہر لمحہ جو قدم اٹھاتا ہے وہ ایک بشاشت کا قدم ہے اس میں ایک طلب پیدا ہو جاتی ہے اور یہی صورتحال ہے جو انسان کو روحانی سفر میں نصیب ہوتی ہے۔

جب بھی آپ بدیوں سے دور ہونے کا سفر کریں گے اور دعا کریں گے کیونکہ دعا کے بغیر یہ سفر ممکن نہیں ہے تو آپ کے اندر ایک نئی زندگی جاگ اٹھے گی۔ جو آپ سب سے زیادہ اس کے گواہ بنیں گے کہ ہاں میں زندہ ہو رہا ہوں۔ وہ زندگی ہے جو آپ کو دعوت الی اللہ کی توفیق عطا کرے گی اور جتنا بھی آپ دعوت الی اللہ اس زندگی کے حصول کے ساتھ کریں گے اتنا ہی اس دعوت الی اللہ یعنی اللہ کی طرف بلانے میں برکت نصیب ہوگی اور لوگ آپ کی طرف متوجہ ہونے لگیں گے۔ پس انتظار نہیں کرنا کہ جب تک بدیاں ہٹ نہ جائیں اس وقت تک دعوت نہیں کرنی، نہ اس بات پر تسلی رکھ کر اپنی عمر ضائع کرنی ہے کہ عمر بڑی پڑی ہے کسی وقت بھی ٹھیک ہو جائیں گے اب چلنے دو۔

جدوجہد کا آغاز فوری طور پر ضروری ہے اور دعا اور توکل کے بغیر یہ جدوجہد زندہ نہیں رہ سکتی۔ مسلسل دعا، مسلسل توکل اور پھر کوشش اور اخلاص کے ساتھ کوشش، یہ وہ چیز ہے جو آپ کو ایک نئی زندگی بخشے گی، نئی طاقتیں عطا کرے گی اور اپنے گرد و پیش کو آپ زندہ کرنے کی صلاحیت حاصل کرلیں گے۔ اگر یہ نہیں کرتے تو پھر آپ کی دعوت الی اللہ بے کار ہے، بے ثمر رہے گی۔ لوگ جو نظریاتی لحاظ سے بات مان بھی جائیں گے لیکن جو تبدیلی پیدا کرنے کی طاقت ہے وہ عمل صالح سے ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے جو اچھے قول کی مثال دی ہے وہاں عمل صالح کے متعلق فرمایا وہ اس کو رفعت بخشتا ہے۔

تو اچھا قول ان معنوں میں بھی "و من احسن قولاً ممن دعا الی اللّٰہ" اس سے بہتر کون سا قول ہو سکتا ہے اس سے زیادہ خوبصورت کون سی بات ہو سکتی ہے کہ آپ اپنے اللہ کی طرف بلا رہے ہوں لوگوں کو۔ ایسا بلانا ہے جس پر دنیا کا کوئی انسان اعتراض نہیں کر سکتا۔ جو نہیں بھی مانتے وہ بھی نہیں اعتراض کر سکتے۔ وہ کم سے کم گردن جھکا کے سنیں گے۔ کہیں گے ہم مانتے تو نہیں خدا کو لیکن آدمی اچھا ہے جو خدا کی طرف بلا رہا ہے۔ اس دعوت کی طرف بلائیں تو یہ قول حسن یعنی سب سے خوبصورت قول ہے مگر اس کو رفعت کیا چیز بخشتی ہے آپ کا نیک عمل۔ اگر نیک عمل ساتھ نہ ہو تو بعض دفعہ یہ قول الٹا پڑ جاتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ کہتے ہیں حالت دیکھو ذرا بلا کس طرف رہا ہے اور اپنا کیا حال ہے۔ گنجا سر کے گنجے پن کی دوائیں بیچتا پھرتا ہو تو کون ہے جو اس کی طرف توجہ دے گا سوائے اس کے کہ لوگ ہنسیں اور مذاق اڑا کر الگ ہو جائیں۔

اس لئے آپ کا بنیادی فرض ہے کہ یہ روزمرہ کی حکمت کی عام باتیں ہیں ان کو تو سمجھیں ان میں کوئی ایچ پیچ نہیں، کوئی گہرا فلسفہ نہیں ہے، بڑی معرفت کی بات نہیں ہے، سادہ سی بات ہے۔ کہ جس کی طرف آپ نے بلانا ہے اس کی طرف بڑھنے کی خود کوشش شروع کریں۔ اور جب آپ کوشش شروع کریں گے تو اس کے نتیجے میں ایک تو برکت وہ ہے جو سچائی کی برکت ہوتی ہے۔ ایک انسان جب یقین کرتا ہے کہ اللہ ہی ٹھیک ہے، اللہ ہی کی طرف جانا ہے تو اس کے اندر ایک سچائی کی طاقت پیدا ہوتی ہے اور اس کی کوششوں کے بعد وہ سچائی کی طاقت ہے جو اس کے قول کو نصیب ہوتی ہے۔ سچے آدمی کی بات دنیا سنتی بھی ہے اور دنیا پر وہ اثرانداز بھی ہوتی ہے اور یہاں سچائی کا ایک معنیٰ ہے جو آپ کے لئے سمجھنا ضروری ہے۔

کئی لوگ ہیں ویسے سچ بولتے ہیں لیکن ان کا عمل ان کو جھٹلا رہا ہے۔ سچے لوگ ہیں مگر خدا کی طرف بڑھنے کے لئے وہ مخلصانہ کوشش نہیں کرتے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں تو جب وہ خدا کی طرف بلائیں گے تو قول سچا ہوگا اور عمل جھوٹا ہوگا اور ایسے قول کو بھی خدا جھوٹا قرار دیتا ہے۔ اور وہ شخص سمجھ بھی نہیں سکتا کہ میں نے کون سا جھوٹ بولا ہے میں تو اللہ کی طرف بلا رہا ہوں اور سچے دین کی طرف بلا رہا ہوں۔ یہ تو سچی باتیں ہیں لیکن اس کا عمل اس کو جھٹلا رہا ہوگا اور ایسے شخص کے قول کو خدا جھوٹا قرار دیتا ہے۔ اس کی مثال میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی سچائی کی گواہی دینے والے منافقین کی صورت میں آپ کے سامنے بارہا رکھی ہے۔ اس سے سچی گواہی کیا ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کرکے کوئی کہے کہ تو خدا کا رسول ہے۔ اس گواہی کو پیش کرکے چونکہ وہ منافق لوگ ہیں ان کی زندگی کا عمل اس کی تائید نہیں کرتا کہ وہ عملاً آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو سچا سمجھ رہے ہوں۔ اللہ ان کی گواہی پیش فرما کر کہتا ہے خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ خدا گواہی دیتا ہے کہ تو سچا ہے لیکن تیرے سچ کی گواہی دینے والے جھوٹے ہیں۔

تو دیکھیں بظاہر ایک متضاد بات ہے لیکن کتنی گہری صداقت اس میں پائی جاتی ہے اور تضاد نہیں ہے۔ اس میں ایک مفہوم ہے وہ سمجھنا چاہئے۔ مفہوم یہ ہے کہ ایک انسان جب قول سے کچھ کہتا ہے تو اس سے بحث نہیں کہ وہ سچی بات کر رہا ہے یا جھوٹی بات کر رہا ہے اگر اس کے دل کا اندرونہ اس قول کی تائید میں نہیں ہے، اگر عمل اس کی موافقت نہیں کرتا تو جھوٹا ہے خواہ وہ قول بظاہر سچا ہی ہو۔ تو یہ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ جب آپ دعوت الی اللہ کریں گے اور آپ خود خدا کی طرف حرکت کرنا شروع کریں گے تو آپ کے اندر ایک سچائی کی گواہی اٹھ کھڑی ہوگی اس سے آپ کے قول میں برکت پڑے گی اور طاقت نصیب ہوگی۔ اور بات بات میں فرق ہوتا ہے۔ صرف چالاکی اور لفاظی کا فرق نہیں بلکہ سچائی کے وزن کا فرق ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کو دنیا سمجھے نہ سمجھے لیکن تسلیم کئے بغیر رہ نہیں سکتی۔

ایک سچے آدمی کی بات میں جو وزن ہے اس کے ساتھ ایک جھوٹے چالاک آدمی کی بات کا موازنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بڑے بڑے آپ نے دیکھے ہوں گے بڑی لفاظیاں کرنے والے، مجلسیں لگانے اور سجانے والے ان کی باتوں کا کوئی بھی اثر نہیں۔ نہ ان کے اوپر نہ دوسروں پر۔ جیسے جیسے لطیفے چھوڑ جائیں گے لوگ ان پر ہنسیں گے۔ کوئی ایسا بےوقوف ہے وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے اور ایسے ریڈیو پر بھی بڑے آتے ہیں بیان کرنے والے لیکن اپنا کردار دیکھو تو ان باتوں سے کوئی بھی متاثر نہیں ہوا۔ نہ ان کی باتیں سن کر کسی میں نیکی پیدا ہوتی ہے۔ پروگرام پنجابی کے بھی ہیں، اردو کے بھی ہیں۔ ایسے بڑے بڑے لفاظ آتے ہیں اور پاکستان میں بڑے وہ ہر دلعزیز پروگرام ہیں لیکن ان پروگراموں کو دیکھ کر ایک بھی آدمی صالح کبھی نہیں بنا۔ لیکن ایک آدمی جو خدا والا ہو وہ چھوٹی سی بات کرتا ہے اس کی بات میں وزن پیدا ہوتا ہے اس میں ایک تبدیلی پیدا کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔

بااعتماد ادارہ

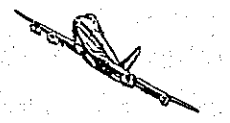

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA سے کیجئے
۷ دسمبر تک کے لئے کرایوں میں حیرت انگیز کمی کا اعلان

PIA فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۹۵۰ مارک
PIA فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۴۰۰ مارک
PIA فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۲۵۰ مارک

جرمنی کے کسی بھی شہر سے انڈیا اور پاکستان کے کسی بھی شہر تک بذریعہ ریل و فلائی ٹکٹ کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے علاوہ امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کے لئے ہمارے پاس بہت ہی سستے کرائے ہیں۔

جرمنی میں ہاؤس ٹیکسٹائل، باتھ روب، ٹاول، بیڈ ویئر، کچن ٹاول فروخت کرنے والی پاکستانی فرم۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں۔

عرفان احمد خان

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX : 06074/881258 (Irfan Khan)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق یہ بتاتے ہیں کہ میری ایک کمزوری تھی، میں دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا بہت لمبے عرصے سے مگر نہیں ہو رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بغیر سامنے مخاطب کرتے ہوئے کہ تم یہ کمزوری چھوڑو ایک بات کی ہے اور وہ ایسا گہرا اثر کر گئی کہ جیسے وہ کمزوری تھی ہی نہیں۔ لیکن ایک دفعہ نہیں ایسا بارہا ہوا ہے۔ بہت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آنے والا آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کے متعلق اس کو سمجھانے کے لئے یا عام سب حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کوئی نصیحت شروع کردی۔ مثلاً ایک ان میں سے تھا جو شراب کا عادی تھا اور ایسا سخت عادی تھا کہ اس کے لئے شراب چھوڑنا کسی صورت ممکن نہیں تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غالباً بیان ہے، مگر وہ نہ بھی ہو تو کسی اور مقتدر صحابی کا بیان ہے، کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بھی اس کو سمجھایا اور کوشش کی مگر اس کے پلے بات نہیں پڑی۔ باتیں ٹھیک تھیں مگر اثر نہیں پڑا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے عموماً شراب کے متعلق بات شروع کر دی حالانکہ اس نے سوال کیا بھی نہیں تھا اور چند فقروں میں اس کے متعلق کچھ ایسی باتیں کیں کہ وہیں اس کا دل پاک ہوگیا، ہمیشہ کے لئے شراب نوشی سے نفرت ہوگئی۔

قوت قدسیہ سچائی کے ایک معیار کا نام ہے۔ وہ سچائی جو انسان کے ظاہر و باطن پر پوری طرح قبضہ کرلے۔

تو یہ وہ قوت قدسیہ ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے قرآن میں ملتا ہے اور یہ قوت قدسیہ آپ کے غلاموں میں پیدا ہوتی ہے۔ جتنا کوئی آپ کے قریب ہو اتنی ہی زیادہ وہ قوت قدسیہ حاصل کرتا ہے۔ یہ جو مثال دی ہے اس کی تفاصیل چونکہ مجھے یاد نہیں مگر جو مرکزی نقطہ ہے وہ بالکل یہی ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ بسااوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی کوششوں سے جو برائی کسی کی دور نہ ہو سکی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے چند فقروں نے اس برائی کو کاٹ پھینکا اور کثرت سے آپ کے صحابہ اس بات کے گواہ ہیں۔ یہ قوت قدسیہ کا مشاہدہ تھا جو انہوں نے کیا اور یہی وہ چیز تھی جس نے ان کے اندر حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیا۔

پس قوت قدسیہ کوئی فرضی چیز نہیں ہے۔ قوت قدسیہ سچائی کے ایک معیار کا نام ہے وہ سچائی جو انسان کے ظاہر و باطن پر پوری طرح قبضہ کرلے وہ ایک اتنی بڑی طاقت بنتی ہے کہ کوئی دنیا کی دوسری طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اس مرتبے اور مقام پر پہنچے تھے کہ جہاں ذات حق سے آپ نے اپنا وجود پوری طرح ملا دیا۔ ایسا ملا دیا کہ خدا کی طاقت جو حق کی طاقت ہے وہ آپ کی ذات میں جلوہ گر ہوئی اور یہی وہ قوت قدسیہ ہے جس کا قرآن پہلے ذکر کرتا ہے اور ہر علم اور حکمت کی بات کا بعد میں ذکر کرتا ہے۔ بارہا میں نے سمجھایا ہے جماعت کو کہ اس نکتے پر غور کرو کہ قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر وحی نازل فرمائی اور قرآن سکھایا، آیات سکھائیں تو آیات کی تلاوت کے بعد پہلی طاقت آپؐ کی یہ تھی "ویزکیھم"۔

"ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم ایاتہ و یزکیھم" وہ تلاوت قرآن کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ نے جو آپ پر آیات نازل فرمائیں وہ بیان کرتا ہے ساتھ ہی "یزکیھم" ان کا تزکیہ شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ سب دنیا یہ سمجھتی تھی بڑے بڑے انبیاء بھی اسی غلط فہمی کا شکار رہے کہ جب تک علم نہ دیا جائے، جب تک علم کی حکمتیں نہ سمجھائی جائیں تزکیہ ہو نہیں سکتا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام جیسے عظیم الشان نبی سے بھی ایک بالا قدم ہے، اوپر کا مقام ہے۔ ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے ہیں کہ اے خدا میری اولاد میں سے اور ذریت میں سے ایک ایسا نبی برپا فرما جس کو تو کلام عطا کرے اور پھر وہ ان کو، لوگوں کو علم سکھائے اور پھر وہ ان کو علم کی معرفتیں یعنی حکمتیں بتائے پھر ان کو پاک کرے۔

اب یہ دعا حضرت ابراہیمؑ کی دیکھو، کتنی منطقی دعا ہے جو ایک عام انسان بلکہ ایک نبی کی سمجھ کے مطابق بھی اسی طرح ہونی چاہئے اس کے سوا ممکن نہیں ہے۔ اللہ پہلے اسے چنے، اس کو آیات عطا کرے پھر وہ اللہ سے علم پاکر لوگوں کو علم سکھائے، پھر وہ اس علم کی حکمتیں بیان کرے اور مولویوں کی طرح تشدد کے ساتھ یہ نہ کہے کہ علم ہے خدا کا مانو تو مانو، نہیں تو جاؤ جہنم میں۔ محنت کرے ان پر، ان کو ہر علم کی پس پردہ یا اس کے اندر چھپی ہوئی حکمتیں سمجھائے تاکہ دماغ بھی مطمئن ہوں اور دل بھی مطمئن ہو جائیں یہ جب کیفیت ہو تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے نتیجہ نکالا کہ اس کے بعد ایسے شخص میں تزکیہ کی طاقت پیدا ہوجائے گی۔ محض علم دینے والا کسی کو پاک نہیں کر سکتا کیونکہ علم دماغ کو قائل کرتا ہے حکمتیں دل کو قائل کر جاتی ہیں۔ کیونکہ جب ایک علم کے متعلق پورا یقین ہو جائے کہ یہ سچا ہے اور سمجھ آجائے کہ کیوں یہ سچا ہے تو طبعاً دل پوری طرح اس کا قائل ہو جاتا ہے اور دماغ اور دل کا یہ اتحاد ہے جو تزکیہ نفس کے لئے ضروری ہے۔ جب یقین ہو جائے اور دل مطمئن ہو جائے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے پھر یہ نتیجہ نکالا کہ اس کے بعد ایسا وجود ان کا تزکیہ بھی کرے گا اور یہی دعا مانگی۔

جہاں بھی قرآن کریم میں حضرت ابراہیم کی دعا مذکور ہے اسی طرح مذکور ہے اے خدا ان میں سے ایک ایسا شخص پیدا کر، صرف ایک جگہ مذکور نہیں کئی جگہ ہے تین یا دو جگہ لازماً ہے، اے خدا تو ان میں سے ایسا شخص پیدا کر جس سے تو کلام کرے اس پر اپنی آیات نازل فرمائے وہ ان آیات کا علم پاکر اپنے گرد و پیش، اپنے ماحول میں وہ علم سکھانے لگے اور علم سکھانے کے بعد اس کی حکمتیں بتائے جب حکمتیں بتائے تو پھر عرض کیا " و یزکیھم " اور حکمتیں بتا کر تو پھر تزکیہ ہونا ہی ہونا ہے۔ پس وہ حکمتیں بتائے اور ان کا تزکیہ یعنی ان کو پاک کرنے لگے، ان کو قدوسی بنادے۔ اب عقلی طور پر اس دعا پر ایک ذرہ بھی اعتراض ممکن نہیں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا مقام عقل کی ان حدوں سے بالا تھا یعنی عقل پر مبنی مگر اس سے اوپر کا قدم۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا یہ جواب دیا کہ ہاں تیری دعا منظور ہے مگر اس ترتیب کے ساتھ۔ میں ایک ایسا وجود قائم کر رہا ہوں جو خدا سے الہام پاکر علم حاصل کرتا ہے روحانی علم لیکن ساتھ ہی تزکیہ شروع کر دیتا ہے۔ تزکیہ کرتا ہے تو پھر سمجھاتا ہے۔ اب یہ اور ترتیب ظاہر ہو گئی۔ حیرت انگیز ہے۔ جس سے انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ وہ لوگ جن کے دلوں کی گندگیاں دور نہ ہوئی ہوں، جن کے اندر ٹیڑھے پن ہوں ان کو آپ بات سمجھائیں بھی تو کہاں تک سمجھا سکتے ہیں اور ان کو حکمتیں بھی بتائیں تو تبدیلی تو ہوگی مگر مشکل سے۔ کیونکہ جو شخص ٹیڑھے مزاج، بےہودہ سوچوں والا، دنیا میں اٹکا ہوا اس کو عمل کی بات بھی سمجھا دیں، عمل کی حکمتیں بھی بتا دیں تو پھر بھی مزاج ادھر نہیں آئے گا، طبیعت نہیں آتی بعض دفعہ ادھر، اس کا کیا علاج؟

اس لئے حقیقت میں کوئی بدانسان اگر زیادہ بد ہو تو علم اور حکمت کے ذریعے اصلاح پذیر ہو نہیں سکتا اس میں ضرور کچھ ٹیڑھا پن باقی رہ جائے گا۔ لیکن ایک شخص جس کا دل پاک اور صاف ہو اور وہ سچا

سب کچھ تیری عطا ہے　　گھر سے تو کچھ نہ لائے

بااعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آیئے اور آزمایئے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں
آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے
عمرہ یا حج
جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو
نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں
پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت
بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۴۰۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔
اس کے علاوہ
ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon
Daud Travels
Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main
Direkt vor dem, Intercity Hotel
Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190
Tel (069) 23 4563 MOBILE: 0172 946 9294

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 0097122352974 Tel: 009712221731

ہو چکا ہو اور اس کے رجحانات سچے ہو جائیں اس کو آپ علم سکھائیں اور علم کی حکمتیں بتائیں تو وہ سونے پر سہاگہ ہو جائے گا، حیرت انگیز پاک تبدیلیاں ہوں گی۔ کیونکہ وہ کپڑا ایسا ہے جو اچھے رنگ قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور گندے کپڑوں پر بعض دفعہ اچھے رنگ چڑھتے ہی نہیں جتنا مرضی زور لگالیں۔ اس لئے پہلے جو رنگ ساز ہیں وہ کپڑوں کے رنگ کاٹتے ہیں اور جب کاٹ دیں پھر وہ ان رنگوں کو چڑھاتے ہیں جو وہ چڑھانا چاہتے ہیں اور اس سے پہلے وہ کپڑا ان کو قبول نہیں کر سکتا۔

مسلسل دعا، مسلسل توکل اور پھر کوشش اور اخلاص کے ساتھ کوشش ۔ یہ وہ چیز ہے جو آپ کو ایک نئی زندگی بخشے گی، نئی طاقتیں عطا کرے گی اور اپنے گرد و پیش کو آپ زندہ کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیں گے۔

تو انسان نے تو بہت سے شرک کے رنگ اپنے اوپر چڑھا رکھے ہیں بہت سی بدیوں کے رنگوں میں ایسا ملوث ہو چکا ہے کہ اس پر الٰہی رنگ چڑھ نہیں سکتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو وہ بالا قوت عطا کی جو قوت قدسیہ میں ایک معراج ہے اس سے بڑھ کر ایک انسان کی پاکیزگی کا تصور نہیں ہو سکتا کہ سمجھائے بغیر اس کا قرب آپ کو پاک کردے لوگ اس کے قریب آئیں اور دیکھیں کہ وہ بدل چکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں ایک دفعہ نہیں بارہا ایسا ہوا ہے کہ حضور کے قرب میں آنے کے نتیجے میں لوگوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہوئی ہے کہ وہ خود ساری زندگی سمجھ نہیں سکے کہ کیا واقعہ ہوا تھا اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے قرب کی ایک خاص علامت ہے۔ ایسا وجود جیسا محمد رسول اللہ کا تھا وہ خدا کے اتنا قریب تھا کہ براہ راست خدا سے الٰہی رنگ پکڑ گیا تھا اور یہ تبدیلی کی طاقت خدا کے سوا ممکن نہیں ہے۔ یا اس شخص میں ہو سکتی ہے جو الٰہی رنگ پکڑ جائے اور اس کا قرب اپنی ذات میں ایسی مقناطیسی لہریں جاری کرے کہ از خود وہ انسان تبدیل ہونا شروع ہو جائے یہ ایک سائنسی حقیقت ہے۔

کئی دفعہ رابطے ظاہری طور پر نہ بھی ہوں تو باطنی رابطے قائم ہوتے ہیں اور ایک انسان وہی رنگ پکڑ لیتا ہے جو ساتھ کی چیز کا رنگ ہے۔ آپ میں سے اکثر طلباء جانتے ہیں ٹیوننگ فور، ایک ٹیوننگ فور کو آپ حرکت دیں یعنی بجائیں ساتھ ایک اور پڑا ہوا ہو ٹیوننگ فور یعنی بجنے والا آلہ تو اس کو آپ ہاتھ بھی نہ لگائیں جو ساتھ والا ہے جب وہ جنبش میں آئے گا اور آواز پیدا کرے گا تو جس کو آپ نے ہاتھ بھی نہیں لگایا اس میں بھی آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ تجربہ ہمیں بچپن میں جب ہم سائنس کی کلاسیں شروع کر رہے تھے تو پہلے پہلے دکھایا تھا اور بڑا مزہ آتا تھا اس کو دیکھ کے ایک ٹیوننگ فور کہتے ہیں اس طرح ایک چیز ہوتی ہے جس کا ایک چمٹا جیسا لوہے U شکل کا وہ ایک جگہ پڑا ہوا ہے ساتھ ایک اور چمٹا بالکل ویسا ہی اسی دھات کا، اسی سائز کا، اسی وزن کا اس کو آپ چٹکی سے یوں ماریں اس کو تو ایک سنسناہٹ سی پیدا ہو جائے گی، گونج سی پیدا ہوگی، ہاتھ رکھ کے بند کردیں تو گونج پھر بھی آ رہی ہوگی، آپ حیرت سے دیکھیں گے تو ساتھ والا ٹیوننگ فور جس کو آپ کا ہاتھ لگا ہی نہیں پاس سے بھی نہیں گزری انگلی، وہ بجنے لگ گیا ہے۔

تو یہ قوت قدسیہ ہے جو پاک وجودوں کو عطا ہوتی ہے اور پھر وہ اپنے قرب میں وہی لہریں ان کی روحوں میں، ان کے اجسام میں، ان کے دلوں میں، ان کے دماغوں میں جاری کر دیتے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی قوت قدسیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ گواہی دی ہے کہ میں بھی تیرہ سو سال کے فاصلے پر زمینی لحاظ سے، جغرافیائی لحاظ سے اتنا دور ہوتے ہوئے محمد رسول اللہ کی قوت قدسیہ سے زندہ ہوا ہوں کیسی عظیم گواہی ہے، حیرت انگیز کہ وہ قوت قدسیہ جس پہ ہم تعجب کر رہے تھے کہ ساتھیوں کو بغیر بتائے کیسے نیک اور پاک کر دیا۔ آج ایک انسان، غلام پیدا ہوتا ہے وہ دعویٰ کرتا ہے خدا کی قسمیں کھاکے کہتا ہے میں محمد رسول اللہ کی وجہ سے زندہ ہوں کسی دلیل سے زندہ نہیں ہوا۔ آپؐ کی قوت قدسیہ نے براہ راست مجھے زندہ کر دیا ہے۔ اور وہ ٹیوننگ فور جو مدینے میں بج رہا تھا اور مرتعش تھا بظاہر دنیا سے رخصت ہوگیا مگر آج بھی اس کا ارتعاش لوگوں کے دلوں کو جو اس سے ملتے جلتے ہوں جو ہم مزاج ہوں جو اپنا سر اس کے حضور سر تسلیم کے طور پر خم کر دیں ان کے اندر وہی ارتعاش پیدا کر دیتا ہے۔ تو قوت قدسیہ ہے جو لازم ہے اور یہ قوت قدسیہ قرب الٰہی سے نصیب ہوتی ہے اس کے بغیر ممکن نہیں۔

پس قرآن کریم نے جو دعوت الی اللہ کا فارمولا بیان کیا ہے بالکل حقیقی اور سائنٹیفک ہے کہ تم کرو ضرور لیکن اپنے وجود میں وہ تبدیلیاں پیدا کرنی ہونگی جو قرب الٰہی کی نشاندہی کریں، جو تمہارے عمل کو صالح بنائیں یعنی اللہ کے قریب کر دیں پھر تمہاری آواز میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی۔ پھر تو بعض ایسے لوگ ہیں جو بولے بغیر بھی اصلاح کر دیا کرتے ہیں۔ ان کے پاس آکر بیٹھنے والے متاثر ہوتے ہیں اور عام دنیا میں آج کل بھی احمدیوں میں اس قسم کی مثالیں ملتی ہیں۔ بعض لکھتے ہیں کہ ہم دفتر کی مجبوریوں کی وجہ سے تبلیغ نہیں کرتے تھے کیونکہ قانون ہے اور ہمارے معاہدے ہیں لیکن ہمارے ساتھ بیٹھنے والے بعض لوگ وہ دن بدن ہمارے قریب آنے شروع ہوئے جیسے ان کو محبت ہو گئی ہو اور آخر ایک دن بول پڑے کہ تم ہو کیا چیز، دنیا سے تو مختلف ہو۔ یہی ملک ہے ہمارا ملک بھی اور دوسروں کا بھی یہاں تو ایسے نمونے نہیں نظر آ رہے جیسے تم ہو۔ نہ تمہیں رشوت سے دلچسپی، نہ تمہیں اور کسی بدی میں، اپنا دفتر کا کام انتہائی دیانتداری سے کرتے ہو، شرافت سے ہر ایک سے سلوک، اخلاق سے پیش آنے والے، ہر چھوٹے بڑے سے جھک کر اس کی بات سننے والے۔ یہ باتیں اس شخص نے بتائیں کہ ہمارے ایک دوست نے میرے سامنے آ کے بیان کیں جو ہمارے دفتر میں کام کرتا تھا۔ کہتا میں مجبور ہوگیا ہوں آپ سے پوچھنے کے لئے کہ آپ کون ہیں۔ یہ چیز کیسے حاصل ہو گئی۔ جب ان کو بتایا کہ میں احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتا ہوں تو پھر وہ بھاگے نہیں کیوں کہ اس کشش کا اتنا اثر تھا کہ انہوں نے کہا مجھے لٹریچر دیں میں مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ لٹریچر لیا، مطالعہ کیا، خدا کے فضل سے احمدی ہوگئے۔ تو آغاز میں ایک لفظ بھی نہیں بولا گیا۔ یہ قوت قدسیہ از خود دلوں کو متحرک کر رہی تھی۔

پس اس علاقے میں جس میں آپ بستے ہیں یہاں خدا سے دوری، اسلام سے دوری، یک طرفہ پراپیگنڈا اتنا سخت چل رہا ہے اسلام کے خلاف کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس علاقے کو فتح کرنے کے لئے قوت قدسیہ ضروری ہے وہ آپ کو حاصل ہوگی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اپنے نفس کو خدا کے لئے تیار کرنا جیسے ایک گھوڑی کو سدھایا جاتا ہے تاکہ وہ کاٹھی قبول کرلے تاکہ وہ لگام پہن لے اور پھر آپ کی مرضی کے تابع حرکت کرے اور آپ کی مرضی کے تابع سکون کرے، حرکت و سکون دونوں آپ کی مرضی کے تابع ہو جائیں تو نفس کے متعلق بھی ایسی ہی کیفیت ہے جیسے ایک گھوڑی کو سدھایا جاتا ہے آپ سدھانا شروع کریں اور جتنا جتنا سدھائیں گے اللہ تعالیٰ کا تصرف اس پر ہوتا چلا جائے گا۔ اور جو نفس اللہ کے تصرف میں آئے گا اس میں لازماً طاقت پیدا ہوگی اس میں ایک ہنرمندی پیدا ہوگی اور وہ پہلو اس کا ایسا بولے گا کہ اس کی آواز لازماً دوسروں کو سنائی دے گی۔

پس اس پہلو سے، اس بناء پر میں بار بار آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ اپنے نفوس میں پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنی بیویوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کریں اپنی بہنوں میں، اپنے بھائیوں میں اور اس مضمون کو چھوڑیں نہیں جب تک آپ کا بار بار کا کہنا آپ کے گرد و پیش میں تبدیلیاں نہ کرلے کیونکہ اکیلے کی تبدیلی کافی نہیں ہوا کرتی۔ اگر آپ خود تبدیلیاں کر رہے ہیں اور پاک تبدیلیاں ہیں جبکہ اس سے پہلے آپ اور آپ کے گھر کا ماحول آزادانہ تھا اور ہر قسم کی بدیوں میں ملوث اور دنیا کے عیش و عشرت میں مبتلا تھے تو اگر آپ اکیلے تبدیلی پیدا کریں گے تو متنبہ رہیں اس بات میں کہ آپ کا گھر، آپ کے عزیز آپ سے دور ہونا شروع ہو جائیں گے۔ ان کو عادت ہے اور طرح کی زندگی کی، اچانک ان کے اندر وہ سمجھیں گے کہ مولوی پیدا ہوگیا ہے۔ اچھی مصیبت ہے اچھا بھلا پہلے ہمارے ساتھ مل کر یہ کام کیا کرتا تھا اور اب اس نے یہ کام چھوڑ دیئے ہیں اور ہمارے لئے بھی مشکل پیدا کردی۔ اس لئے ماحول اور دوستوں میں تو یہ بات اتنا نقصان نہیں دیتی کیونکہ دوست چھوڑ دیں تو جائیں پھر لیکن گھر کو چھوڑ کر آپ کہاں جائیں گے، اپنی اولاد کو اپنی آنکھوں سے ضائع ہوتے کیسے دیکھیں گے۔

اس لئے اس کا دوسرا قدم یہ ہے کہ جب اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں تو اپنی بیوی کو ساتھ لے کے چلیں، اپنی اولاد کو ساتھ لے کر چلیں اور حکمت اور پیار سے اگر ان کو سمجھایا جائے تو وہ ضرور ساتھ دیتے ہیں۔ اگر سمجھایا نہ جائے اور الگ آپ اپنی دنیا بنائے رکھیں اور سمجھیں کہ یہ ہمارے پیچھے ہیں، حکم

MTV AHMADIYYA

SATELLITE WAREHOUSE

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

سے مانیں گے تو جھوٹ ہے۔ حکم سے کوئی بھی نیکی نہیں مانا کرتا۔ یہ مودودی دماغ ہے جو یہ بات مانتا ہے کہ جبراً اور حکماً نیکیاں پیدا کی جاسکتی ہیں۔ بہت بڑا پاگل پن ہے یہ۔ کبھی جبر اور حکم کے ذریعے نیکی نہیں پیدا ہوئی ہاں ایک مصنوعی عمل ضرور پیدا ہوا ہے۔ نیکی تو دل کے اندر پیدا ہونے والی تبدیلیوں کا نام ہے۔ پریڈ کا نام تو نہیں ہے۔ مودودی اسلام کے نتیجے میں باجماعت نمازیں تو ہو سکتی ہیں اور داڑھیاں بڑھ سکتی ہیں، شلواریں ٹخنوں سے اوپر ہو سکتی ہیں اور ایک قسم کی بھیانک شکل ظاہر ہو سکتی ہے جو لوگوں کو کھینچنے کی بجائے تنفر کر رہی ہو اور اس پر یہ فخر کیا جائے کہ اسلام آگیا اور دلوں میں خدا بیٹھ گیا بالکل جہالت اور بےوقوفی ہے۔

جب آپ دعوت الی اللہ کریں گے اور آپ خود خدا کی طرف حرکت کرنا شروع کریں گے تو آپکے اندر ایک سچائی کی گواہی اٹھ کھڑی ہوگی۔ اس سے آپ کے قول میں برکت پڑے گی اور طاقت نصیب ہوگی۔

دلوں میں خدا بیٹھتا ہے ایسی پاک نصیحت سے جو دل میں جاگزیں ہو جائے، جو دل نشین ہو کر زندگی کا حصہ بن جائے اس کے بغیر یہ تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ پس جبراً اور حکماً آپ اپنے خاندان کو بھی نہیں بدل سکتے کجا یہ کہ مودودی تصور کے مطابق سارے معاشرے کو آپ تبدیل کردیں۔ کبھی دنیا میں جبر نے پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کیں مصنوعی صورتیں بدلی ہیں۔ لیکن روحوں پر جبر کا کوئی بھی دخل نہیں ہے۔ پس اس پہلو سے آپ دنیا کے تجارب پہ نظر ڈال کے دیکھیں ہر جگہ یہی دکھائی دے گا کہ جبر دل کا حسن پیدا نہیں کر سکتا۔

میں نے بارہا ان علاقوں کا تفصیل سے جائزہ لیا جہاں کسی زمانے میں احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے زور سے پھیلی تھی اور بہت بڑے بڑے خاندان تقریباً علاقے کے سارے ہی معززین احمدی ہو چکے تھے اور اس کے بعد وہ پیچھے ہٹ گئے۔ اور مجھے یہ بات اس لئے سمجھ نہیں آیا کرتی تھی کہ میں جانتا ہوں قرآن کے مطالعہ سے کہ وہ لوگ جو خود ایک دفعہ امام وقت کو قبول کر لیں وہ تباہ نہیں ہوا کرتے پھر وہ پیچھے نہیں ہٹا کرتے۔ لیکن قرآن کریم نے یہ بات ضرور فرمائی ہے کہ پھر بعض دفعہ ان کے وارث ایسے خلف ہو جاتے ہیں ایسی نسلیں ہو جاتی ہیں جو تبدیل ہوتی ہیں۔ تو صاف پتہ چلا کہ قرآن سچا ہے۔ یہ لوگ جو ابتداء میں احمدی ہوئے انہوں نے قربانیاں دیں اور قرب الٰہی حاصل کیا وہ نہیں پیچھے ہٹے، اولادیں چلی گئیں۔ مگر اولادوں کے جانے کی وجہ ہونی چاہئے۔ اگر باپ کا عمل نیک تھا تو کیوں اولادیں اثر کے نیچے نہیں آئیں اور کیوں دور ہٹ گئیں۔ جب بھی میں نے جائزہ لیا بلاشبہ یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوئی کہ ان باپوں نے اپنی بیویوں کے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں کی۔ اور یہ سمجھتے رہے کہ بیویاں اس زمانے میں تو زیادہ ہی مطیع ہوا کرتی تھیں اب تو نئی نسل کی بیویاں اور طرح کی ہو گئی ہیں، مگر اس زمانے میں بیویاں بہت ہی مطیع ہوا کرتی تھیں ظاہری طور پر، اور اندر کھاتے بیٹھ کے اور باتیں کیا کرتی تھیں۔ کیونکہ وہ اطاعت بھی جبر کی اطاعت تھی۔ اب جو اطاعت ہے وہ پیار اور محبت کی اطاعت ہے۔ یہ اطاعت جو ہے وہ COMPANIONSHIP کی اطاعت ہے۔ اس میں اور اس میں فرق ہے۔ تو پہلے زمانے میں بظاہر لگتا تھا کہ بڑا ہی اچھا زمانہ ہے کیسی شریف عورتیں ہیں خاوند کے سامنے آنکھ نہیں اٹھاتیں، بات نہیں کرتیں لیکن جب خاوند باہر چلا جائے تو پھر کیا کرتی ہیں۔ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ یہ خاندان جن کا میں نے جائزہ لیا وہ پتہ ہے کیا کیا کرتے تھے۔ وہ یہ کرتے تھے کہ خاوند جب گیا دفتر میں یا اپنے کاموں پر تو بیوی نے اولاد کے کان بھرنے شروع کئے اور کہا کہ تمہارا باپ تو پاگل ہوگیا ہے تمہاری ضرورتیں کاٹ کاٹ کے چندے قادیان بھیج رہا ہے اور دیکھو تمہارا کیا حال ہے۔ جائیدادیں اپنی جماعت کو دے رہا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے معصوم وہ ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتے مگر ان کے دل پر اثر ضرور پڑتا ہے پھر کہ واقعی یہ تو باپ بڑا ظالم ہے۔ اور ایسے۔ بچوں نے مجھ سے خود ذکر کیا جو دور ہٹ گئے تھے میری ملاقات اور مجالس کے بعد جب بےتکلفانہ قریب آئے تو ایک دفعہ نہیں بارہا ایسا ہوا ہے، ایک ہی کہانی دہرائی گئی مگر بار بار دہرائی گئی کہ ایسے بچے قریب آئے انہوں نے کہا کہ آپ نے بالکل سچی باتیں کی ہیں ہم سے یہی گزری ہے۔

ایک نے کہا ہماری ماں تو ہمیں یہ مطالبے بتایا کرتی تھی۔ کہتی تھی کہ اپنے ابا سے کہو مجھے موٹر سائیکل لے دیں، مجھے فلاں چیز لے دیں اور جب ہم کہتے تھے تو باپ کہتا تھا میرے پاس تو نہیں پیسے۔ تو ماں کہتی تھی دیکھا وہی بات نکلی اتنا چیک اس نے قادیان بھجوایا ہے۔ وصیت کر بیٹھا ہے، تمہیں اپنی وراثت سے بھی محروم کردیا ہے۔ تم مرو گے تو یہ جائیداد جو ہے اس کا دسواں حصہ وہ جماعت لے جائے گی۔ وہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ایسا بداثر ان پر پڑا کہ انہوں نے وصیتیں بھی ادا نہیں کیں۔ وہ ساری زندگی قربانی کرتا رہا مگر غیر موصی کے طور پر دفن ہوا۔ تو گرد و پیش کو دیکھنا تو بعد کی بات ہے اپنے گھر کو دیکھنا سب سے اول ہے اور یہاں جبر نہیں چل سکتا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ فرضی باتیں ہیں کہ جبر کے ذریعے آپ خاندان کی اصلاح کر سکتے ہیں، اس کو غلام بنا سکتے ہیں۔ اپنی زندگی میں جب تک آپ میں طاقت ہے وہ جیسے کوئی ناک میں نکیل ڈالی ہو اور پیچھے پیچھے چلا رہے ہیں اس کو، پیچھے تو چل پڑیں گے لیکن نفرت کے ساتھ، ان ارادوں کے ساتھ کہ اب آنکھیں بند کرو پھر دیکھنا ہم کیا کرتے ہیں۔ اور یہی ہوا کہ کثرت کے ساتھ بہت ہی مخلص خاندان جن کے سربراہ مخلص تھے جو فدائی تھے اپنی زندگی میں جب آواز آتی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے یا بعد میں خلفاء کی طرف سے جو حاضر ہوتا تھا پیش کر دیا کرتے تھے لیکن بیویوں سے غافل رہ گئے اور اولاد پھر بیویوں کے پیچھے چلی۔ کیونکہ یہ دستور ہے کہ پانی نیچے کی طرف بہتا ہے۔ بیویاں جس زندگی کی طرف ان کو بلاتی تھیں وہ آسانی کی زندگی تھی، آرام کی زندگی تھی۔ باپ جس زندگی کی طرف بلاتا تھا وہ چڑھائی تھی، مشقت اور محنت کی زندگی تھی۔ اور اگر حکمت سے کام لیتا تو بچوں اور بیویوں کو سمجھا کر، پیار اور محبت سے ساتھ لے کر چلتا تو کبھی وہ اولادیں ضائع نہیں ہو سکتی تھیں۔ اور انہی علاقوں میں ایسی مثالیں ہیں جن علاقوں کی میں بات کر رہا ہوں۔ ان میں تیسری نسل، چوتھی نسل بھی آچکی ہے اور ہر نسل فدائیوں کی پیدا ہو رہی ہے کیونکہ بلا استثناء ان خاندانوں میں خاوندوں نے اپنی بیویوں کو قائل کیا اور عبادتوں میں اپنے ساتھ شریک کیا، جماعت اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ان کو گھول گھول کے پلائی یہاں تک کہ وہ دونوں فدائی بن گئے اور ان کی اولاد کبھی ضائع نہیں گئی۔ ناممکن ہے کہ ایسے لوگوں کی اولاد ضائع ہو جائے سوائے اس کے کہ بعض دفعہ بدبختی سے ایسے ماحول میں ایک بچہ پڑ جاتا ہے جس پہ ماں باپ کی نظر نہیں ہوتی اور استثناء کے طور پر وہ ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ مگر میں نے تو نیک ماں باپ جہاں دونوں برابر کے شریک ہوں نصیحت میں اور تربیت میں ان کی اولادوں کو تو ضائع ہونے کے بعد بھی واپس آتے دیکھا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ ان کی نیکی کا بھرم رکھتا ہے۔

کبھی دنیا میں جبر نے پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کیں، مصنوعی صورتیں بدلی ہیں لیکن روحوں پر جبر کا کوئی بھی دخل نہیں ہے۔

آج ہی ایک خط مجھے ملا ہے ایک ایسے شخص کا جو کسی ملک میں ہے میں اس کی نشاندہی نہیں کرنا چاہتا، مجھے ملا تو پتہ چلا کہ عمر کا ایک طویل حصہ اب جو بڑھاپے کی عمر کو پہنچنے کے بعد اس کا دل واپس احمدیت کی طرف آیا ہے۔ نہایت مخلص فدائی ماں باپ کی اولاد مگر دور ہٹ گئی تھی اور کوئی توجہ نہیں تھی۔ واپس آیا ہے تو اس زور کے ساتھ، اس اخلاص کے ساتھ، اس احساس کے ساتھ کہ جو کچھ میں نے گنوایا ہے اس کو میں نے اب پورا کرنا ہے اور پوچھا کہ کیا ہوا تو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ دنیا کی تو کوئی دلیل چلتی نہیں وہاں، وہ دعا ہے جو ماں باپ کی ہے جو گھیر کر اور طرح کی نکیل ناک میں ڈال کے لائی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی نکیل ہے وہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجے میں دلوں کی پاک تبدیلیوں کی نکیل ہے۔

تو آپ کو جب تک اپنے بیوی اور بچوں پر حقیقی دسترس نہیں ہوتی حکم کی نہیں بلکہ پیار کی COMPANIONSHIP کی جس میں سارا خاندان ایک ہی طرح کا ہو اور اکٹھے ہی ایک طرف چلیں یہ دوسری منزل ہے جس کی طرف میں آپ کو بلا رہا ہوں۔ اس کو آپ سمجھ جائیں گے اور اس پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اولادوں میں بھی وہ پاک تبدیلی پیدا ہوگی اور آپ کی پاک تبدیلی میں مزید طاقت آئے گی۔ ورنہ ایک خاوند جب اپنی بیوی کو یا اپنے بچوں کو اپنے سے ہٹے ہوئے رستوں پر چلتا دیکھتا ہے تو اس کی آگے بڑھنے کی طاقت میں بھی کمی آجایا کرتی ہے۔ ایسا ہی ہے جیسے چڑھائی چڑھ رہا ہے اور بوجھ اٹھایا ہوا ہے تو بوجھ اٹھا کے کہاں کوئی تیز رفتاری سے بلندی کی منازل طے کر سکتا ہے۔ ہلکے پھلکے قدم ہوں تو زیادہ تیز رفتاری سے آدمی آگے بڑھتا ہے کہاں یہ کہ چار پانچ بیوی بچوں کا بوجھ کمر کے پیچھے لادا ہوا ان کو بھی گھسیٹ رہا ہے اوپر کی طرف، آپ بھی چلنے کی کوشش کر رہے ہو تمہاری رفتار

The Hahnemann College of Homoeopathy

Venues: London and Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.
Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

میں لازماً کمی آئے گی اور وہ کمی بعض دفعہ مہلک ثابت ہوتی ہے آخر تھک کر لوگ چھوڑ دیتے ہیں۔

مگر جو طریقہ میں بتا رہا ہوں ایسے بچے ہوں جو آپ کے آگے آگے بھاگ رہے ہوں اور بعض بچے جب آپ پہاڑوں کے سفر کرتے ہیں تو جب ان کا دل چاہ رہا ہے کہ ہاں ہم بھی جائیں گے تو واقعۃً وہ دوڑ دوڑ کے آگے نکلتے ہیں۔ ماں باپ بعض دفعہ بلاتے ہیں کہ کہیں ٹھوکر نہ کھا جانا لیکن ان کی طبیعت میں ایسا جوش، ایسی بشاشت ہوتی ہے کہ روکے نہیں رکتے اور ماں باپ بجائے اس کے کہ ان کو کھینچ کر آگے لے کے جائیں ان کو تیز رفتاری کے خطرات سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر بچہ نہ مانے اور آپ اس کو گھسیٹ کے لے کے جائیں تو پھر دیکھیں کیا حال ہے۔ جتنی مرضی طاقت ہے وہ کہیں ٹھڈے مارے گا آپ کو، کہیں شور مچائے گا، کہیں آپ کے بال نوچے گا مصیبت میں بتلا کر دے گا یہاں تک کہ آپ کہیں گے چلو دفع ہو، نہیں جاتے کہ میں بھی نہیں جاتا تم بھی نہ جاؤ۔ تو یہ وہ روزمرہ کے زندگی کے تجارب ہیں جو زندگی کے اہم مسائل کو سمجھنے میں ہمیں مدد دیتے ہیں۔ پس ایسے ماحول پیدا کریں کہ آپ کے بچے آگے آگے بھاگیں اور واقعۃً جب ایسے بچے آگے بھاگتے ہیں تو وہ ماں باپ جن میں اتنا تیز چلنے کی سکت نہیں ہوتی بچ مچ روکنے کی کوشش کرتے ہیں اور مجھے پھر وہ بچے شکایتیں بھیجتے ہیں۔ کہتے ہیں دیکھو ہمارے ماں باپ کو، ہم خدام کا یہ کام کرتے ہیں نیکی کا یہ کام کرتے ہیں ہماری اماں کہتی ہے کہ نہیں تمہیں اتنا کام نہیں کرنا، باپ کہتا ہے کہ نہیں اتنا وقت نہیں دینا تو آپ ہمارے ماں باپ کو سمجھائیں وہ ہمارے رستے میں کیوں حائل ہو رہے ہیں۔ تو جو منظر میں نے سیر و تفریح میں، بچوں کے حال کا آپ کے سامنے رکھا روحانی دنیا میں بالکل وہی منظر ہے جو ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ جو بچے پھر دل کی مرضی سے اور دل کی گہرائی سے اپنے ماں باپ کے پیغام کے ساتھ ہو جائیں بسااوقات وہ ماں باپ سے بھی آگے چھلانگیں مارتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ تو ایسی نسلیں پیدا کریں یہاں، وہ نسلیں کہ جب آپ آنکھیں بند کر لیں تو یقین ہو کہ وہ کبھی بھی ہمارے چلے ہوئے رستوں سے پیچھے نہیں ہٹیں گی، کبھی بھی ان راہوں سے قدم نہیں روکیں گی جن راہوں پر ہم زندگی بھر ان کو چلانے کی کوشش کرتے رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی حفاظت میں آ جاتے ہیں۔ یہ وہ نسلیں ہیں جو آپ کی اور آپ کے پیغام کی ہمیشہ حفاظت کرتی چلی آتی ہیں۔ آپ کے مرنے کے بعد بھی ان کی نیکیوں کا اجر آپ کو پہنچتا رہے گا۔ آپ کے مرنے کے بعد بھی ان کی دعائیں آپ کو پہنچتی رہیں گی اور اس طرح نسلاً بعد نسل یہاں ایک ایسا پاک تبدیلی کا سلسلہ شروع ہو جائے گا جو لازماً اس ملک کی تقدیر کو بدل کے رہے گا۔

پس اللہ تعالیٰ آپ کو قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتاتے ہوئے رستوں پر اسی نہج پر چلنے کی توفیق بخشے جس نہج پر خدا کے پاک لوگ چلتے رہے اور جس کی طرف قرآن کریم نے ہمیں سمجھایا کہ "اھدنا الصراط المستقیم" کی دعا مانگا کرو "صراط الذین انعمت علیھم" ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔

اندھیرے میں جہاز کی رہنمائی

(آصف علی پرویز۔ لندن)

جہازوں کی مختلف زمینی اور مواصلاتی سیاروں کی مدد سے راستے کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ چنانچہ اندھیری راتوں میں تقریباً ایک میل کی اونچائی پر اڑنے کے باوجود جہاز بحفاظت اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔ جب جہاز ہوائی اڈے سے تقریباً ۳۰ میل دور ہوتا ہے تو خاص آلات اور Scanning Lights کی مدد سے پائلٹ کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ پائلٹ کئی میل دور سے ہوائی اڈے پر لگی ہوئی قطار اندر قطار روشنیوں کو دیکھ لیتا ہے اور پھر اپنے تجربے، مہارت اور آلات کی مدد سے جہاز کو بحفاظت اتار لیتا ہے۔

آسٹریلیا کے وسیع براعظم میں آبادیاں بہت دور ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ جو شہروں سے دور رہتے ہیں انہیں ہوائی جہاز میں بنائی گئی ایمبولینس کی مدد سے طبی امداد پہنچائی جاتی ہے جس کے لئے بعض جگہ چھوٹے چھوٹے ہوائی اڈے (Air Strips) مہیا کئے گئے ہیں۔ دن کو تو جہاز کا کیپٹن ان ہوائی اڈوں کو دیکھ کر اتر جاتا ہے لیکن رات کو اترنا مشکل ہے کیونکہ ان Air - Strips پر روشنی کا کوئی انتظام نہیں چنانچہ ہنگامی حالات میں اترنے کے لئے بعض اوقات جگہ جگہ تیل سے جلنے والے لیمپ روشن کئے جاتے ہیں تاکہ پائلٹ ان کی مدھم روشنیوں سے رہنمائی لیتے ہوئے اتر سکے۔ اب انجینئروں نے بعض خاص قسم کے شیشے بنائے ہیں اور یہ Air Strip کے اوپر لگائے گئے ہیں۔ جہاز جب اپنے آلات سے راہنمائی لیتا ہوا Air Strip کے نزدیک پہنچتا ہے تو اپنی ۴۵۰ وولٹ کی طاقتور روشنی کو جلا دیتا ہے۔ جب یہ روشنی ان خاص شیشوں پر پڑتی ہے تو اپنی رنگت کے اعتبار سے یہ روشنی واپس بھیجنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ جہاز کا پائلٹ روشنی کے رنگوں سے اندازہ لگا لیتا ہے کہ یہ Air Strip کہاں شروع ہوتی ہے اور کہاں جا کر ختم ہوتی ہے۔ سبز رنگ کے شیشے Air Strip کے آغاز اور محفوظ حصہ کو دکھاتے ہیں اور سرخ رنگ کے شیشے اس حصہ کی نشاندہی کرتے ہیں جہاں پر جہاز کو نہیں جانا ہے۔ یہ سادہ اور کم خرچ کا نظام جہازوں کے اندھیرے میں اترنے کے لئے بے حد موزوں ثابت ہو رہا ہے۔

الفضل کی قلمی معاونت کیجئے

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اسے آپ نے اور ہم سب نے مل کر سنوارنا ہے۔ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانا ہے۔ اور اس کے دائرہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنا ہے۔ روزمرہ زندگی کے سینکڑوں تجارب، مشاہدات اور معلومات ایسی ہیں جن میں آپ دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کر کے انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایسے مشاہدات و تجربات اور مختلف واقعات پر اپنے محسوسات و قلبی کیفیات کو تحریر میں ڈھالئے اور ہمیں بھجوایئے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی مرسلہ نگارشات کے انتخاب سے الفضل کو سجائیں گے۔

(ادارہ)

بقیہ: اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۴ء مطابق ۲۸ فتح ۱۳۷۳ ہجری شمسی

گے؟ اس نے کہا سوال ہی نہیں نظر آتا یہ جو سوئی Touch کر رہی ہے۔ آخری بتالے سے اس لئے نہیں بھروایا کہ رات کا وقت تھا وہ دوکان بند ہو چکی تھی۔ پٹرول پمپ چوبیس گھنٹے نہیں کھلا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ دعا کرو کہ اللہ اسی پٹرول میں ہمیں قادیان پہنچا دے۔ جس کی دعا مقبول ہوئی اس کو میں ایک دو گیلن کا پٹرول تحفہ دونگا۔ دو گیلن کا ڈبہ ہوا کرتا تھا۔ اب پتہ نہیں کس کس نے دعا کی، میں بھی لگا رہا۔ لیکن بھولا نہیں۔ قادیان جب پہنچے تو شور مچا دیا کہ میری دعا سے پہنچے ہیں مجھے دیں۔ اب حضرت مصلح موعود نے جھگڑا نہیں کیا۔ یہ نہیں فرمایا کہ تمہاری کیا حیثیت ہے میں بھی تو کر رہا تھا۔ کہا ٹھیک ہے میں وعدہ کر چکا ہوں دو گیلن مجھے پٹرول دلوایا۔ تو میں بھی اسی باپ کا بیٹا ہوں ایسا ہی وعدہ پورا کروں گا۔

ہر مولوی دنیا کے پردے میں جہاں کہیں ہو ہندوستان کا تو خاص طور پر پیش نظر ہے وہ مسیح کو اتار دے آسمان سے دعائیں کر کے یا گریہ وزاری کر کے، جو چاہے کر لے، آتا جائے اور ایک کروڑ لیتا جائے۔ پھر مجھے خیال آیا کہ مسیح کو یہ کہاں اتار سکتے ہیں بے چارے۔ مسیح تو پاک وجود ہے، دجال کے گدھے کو یہ پیدا کر دیں۔ میں نے کہا اچھا مجھے یہ بھی منظور ہے۔ مسیح تو دور کی بات ہے اگر صدی ختم ہونے سے پہلے وہ دجال کا گدھا ہی بنا کے دکھا دو جس کے آئے بغیر مسیح نے نہیں آنا تو پھر ایک ایک کروڑ روپیہ ہر ایک مولوی کو ملے گا اور یہ دعویٰ میرا آج بھی قائم ہے۔ اب تو اس قسم کے چیلنجوں کا وقت آ گیا ہے "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا" مسیح کو اتاریں اور جھگڑا ختم کریں۔ میں اور میری ساری جماعت تو پہلے بھی مسیح کو مانے ہوئے ہے ایک اور مسیح کو ماننے میں ہمیں کیا عار ہوگی۔ تم وہ بدبخت ہو کہ اگر، نعوذباللہ من ذالک، واقعۃً تمہاری دعائیں ... آ تو انکار میں پہلے ہوگے۔ بلاتے ہو اور پھر اس کا انکار کر دیا کرتے ہو۔ ان یہود کے مشابہ ہو جنہوں نے بڑے گریہ وزاری کے ساتھ مسیح کے آنے کی دعائیں مانگی تھیں، دیوار گریہ سے سر پٹکا کرتے تھے کہ اے خدا ہماری قوم ادبار میں کہاں تک جا پہنچی ہے اب آخر ہم پر رحم فرما، اس منجی کو ہم میں بھیج دے۔ لیکن جب خدا نے اس منجی کو اتارا تو جانتے ہو اس سے کیا سلوک کیا۔

پس وہ آنے والا تو آ چکا ہے اور کوئی نہیں آئے گا۔ تم جتنے جتن کرنے ہیں کر دیکھو۔ مگر اگر تمہیں واہم ہے کہ آئے گا تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم انکار میں سب سے پہلے ہوگے اور اسی محرومی کی حالت میں مر جاؤ گے۔ پس اب یہ دلیلوں کے وقت نہیں رہے اب تو ایسے آسمانی نشانات کے وقت ہیں جو بزرگوں اور متقیوں پر آسمان سے وحی الہام اور کشوف کی صورت میں اتریں گے اور ان بدنصیبوں کو ان کی ناکامی اور نامرادی کی صورت میں دن رات ان کی زندگی کا عذاب بن جائیں گے اور کچوکے دیں گے کہ کر کے دیکھو جو کرنا ہے، تم ناکام و نامراد رہو گے۔

پس یہ چیلنج ہے جو ہندوستان کے اس مناظرے سے میرے دل میں پیدا ہوا اور میں پاکستان کے مولویوں کو اور ان بڑے بڑے دعویداروں کو جو مسیح کے مردے کو زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، کہتا ہوں کہ کرو شوق سے، جو زور لگتا ہے لگاؤ، آسمان سے اسے اتار کے دکھاؤ۔ جماعت احمدیہ کے خزانے ختم نہیں ہونگے اور تمہیں کروڑ کروڑ کی تھیلیاں عطا کرتے چلے جائیں گے۔ مگر تمہارے نصیب میں آسمان سے ایک کوڑی کا فیض بھی نہیں۔ ہم اربوں بھی دے سکتے ہوں تو یہ پاک پیسے میں سے ایک پیسہ بھی تمہارے مقدر میں نہیں ہے۔ تم تکذیب کی کمائی کھانے والے ہو اور قرآن فرماتا ہے کہ تم نے اپنا رزق تکذیب کو بنا رکھا ہے۔ پس اپنی تکذیب سے جتنے پیسے کھائے جاتے ہیں کھاتے رہو۔ اب ہمارا جھگڑا آسمان پر ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخر فرمائی کہ میرا مقدمہ تم سب کے ساتھ آسمان پر ہے۔ اب آسمان پر یہ فیصلے ہونگے اور ہونے شروع ہو گئے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب خدا کے آسمان کے فیصلے زمین پر جاری و ساری تقدیروں کے طور پر ظاہر ہونگے اور سب دنیا کو دکھائی دینے لگیں گے۔

اب میں قادیان کے درویشوں سے بالخصوص ان سب مہمانوں سے جو وہاں تکلیف کر کے پہنچے ہیں قادیان کی سکھ آبادی سے اور گردونواح کی سکھ آبادی سے اور ان شریف النفس ہندوؤں سے بھی جنہوں نے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں سے عزت اور محبت کا سلوک فرمایا ہے اور جن کا تعلق جماعت سے بڑھتا جاتا ہے، اگرچہ بعض لوگ بدنصیبی سے کوشش کرتے ہیں کہ مذہب کے نام پر ان کے دلوں میں نفرت پیدا کریں مگر خدا نے ان کو یہ سعادت بخشی ہے کہ تعلق ان کا بڑھ رہا ہے اور وہ اپنے گروؤں کی سچی تعلیم پر قائم ہیں کہ مذہب کے نام پر کسی سے دشمنی نہیں کرنی بلکہ خدا کے نام پر پیار اور محبت ہی کو نشوونما دینی ہے، ہر طرف پھیلانا ہے۔ پس ان سب پاک لوگوں کو جو دل میں پاک ہیں، جو خدا کے لئے سچی محبت رکھتے ہیں یا کم سے کم کچھ محبت کا شائبہ ضرور رکھتے ہیں ان سب کو میں اپنی طرف سے اور عالمگیر جماعت احمدیہ کی طرف سے سلام کا تحفہ بھیجتا ہوں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سعادت کو اور بڑھائے اور بالآخر آپ وہ لوگ جو دلوں میں سعادت رکھتے ہیں مسیح موعود کے اس شعر کے مصداق بن کر آپ کی صداقت کے گواہوں میں شامل ہو جائیں کہ:

جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

اب بکثرت نیک فطرت والے جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ رفتار ہر سال بڑھتی چلی جائے گی۔

آیئے اب ہم ان سب سے اجازت لیتے ہیں۔ کارکنوں کا، جنہوں نے محنت کی شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزاء عطا کرے جنہوں نے ان سفروں کے دوران احمدی زائرین کے لئے سہولت پیدا کی۔ آیئے اب دعا میں شامل ہو جائیں۔

(دعا کے بعد حضور انور نے تمام حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور خدا حافظ فرمایا)۔

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۱۰۰)

مختلف ہومیو ادویہ کے خواص اور استعمالات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۷؍ اگست ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۷؍ اگست ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں مختلف ہومیو ادویات کے خواص اور استعمالات کا تذکرہ جاری رکھا اور فرمایا کہ اگر کسی شخص کا جسم مضبوط ہو اور Muscular ہو اور پھر گندگی کی Look ہو تو اس میں گریفائٹس زیادہ کار آمد ہے۔ اگر مریض ٹھنڈا ہو اور گندہ ہو، یعنی نہایا ہوا بھی ہو لیکن گندہ گندہ ہی لگے اس کے لئے سورائینم مفید ہے۔ اگر گرمی کا مزاج ہو اس صورت میں سلفر۔

ذہنی تناؤ کے لئے، پیچش کے مادے سے ایک ہومیو دوائی بنائی ہوئی ہے اس کا نام Dysentery ہے۔ Dysentery Co 200 اگر کرانک پیچش ہو تو ایسا مریض ہمیشہ ٹینشن میں رہتا ہے۔ اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے اعصاب پر۔ تو اس لئے اسی سے مریض ٹھیک بھی ہو سکتا ہے۔

Home Sickness کے لئے کیپسیکم بہتر ہے۔ Post—Operative Vomiting کے لئے فاسفورس اگر کلوروفارم یا اس سے ملتی جلتی نیند آور چیزیں استعمال کی گئی ہوں تو فیرم میٹ آپریشن کے بعد استعمال کر کے دیکھنا چاہئے۔ فیرم فاس وغیرہ تو اچھے رہتے ہیں عموماً۔

جو بچہ رونے کی بار بار شکلیں بناتا ہے کہ گویا رو رہا ہے۔ اس کے لئے سٹیفی سیگریا اور کیمومیلا۔ اگر کیموتھراپی بہت زیادہ ہوئی ہو تو پائروجینم۔ اگر نزلے وغیرہ کے دوران کان میں انفیکشن وغیرہ ہو جائے تو ایلم سیپا دیں۔ سوائے اس کے کہ بچوں میں بہت زیادہ غصہ اور بدتمیزی پائی جائے پھر کیمومیلا ہے۔ اگر رونے کا رجحان بہت پایا جائے اور نرمی ہو تو پھر پلسٹیلا۔ یہ دوائیں ہیں جو وقتی طور پر تکلیفیں ہیں ان میں کام آتی ہیں۔

نزلے کے وائرس کے لئے جو نسخے ڈاکٹر بتاتے ہیں وہ ایک دور میں آکر بالکل فائدہ نہیں دے رہے ہوتے اور بعض دفعہ ایک مریض کو بھی ایک سے زیادہ نسخے دینے پڑتے ہیں۔ اس لئے نزلہ اور انفلوئنزہ، نزلاتی بخاروں اور بیماریوں کے لئے آپ کو ساتھ ساتھ علاج میں ضروری تبدیلیاں کرتے رہنا پڑیں گی۔ اور ایک نسخہ پر انحصار نہیں ہو سکتا۔ ایک نسخہ نزلے کے لئے ہے جلسیمیم، آرسینک اور بیلاڈونا۔ فلو کے خلاف شروع میں دینے کے لئے اس میں ایکونائٹ بھی ڈال دیا جائے تو مفید ہے۔ اگر چھٹے کے طور پر علاج کرنا ہو وقت نہ ہو پہچان کا تو شروع میں Repeat کیا جائے تو بہت مفید ہے۔ لیکن اس کے باوجود جو رہ جاتا ہے اس کا اور علاج کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں میں جو نسخہ دیا کرتا تھا وہ تھا یوپی ٹوریم، برائیونیا، آرسینک اور جلسیمیم۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ رات میں بالکل ٹھیک سویا تھا۔ آدھی رات کو جب میں اٹھا تو چھاتی پر وزن اور درد اور کچا کچا احساس ہوا جیسے لمبا عرصہ رہنے والی بلغم ہو۔ میں نے یہ نسخہ یوپی ٹوریم، برائیونیا، آرسینک اور جلسیمیم بنوایا۔ اس بلغم میں کرختگی اور سختی ہے۔ کوئی اس میں نرمی نہیں، الگ نہیں ہوتا لیکن سوزش سی موجود ہے۔ تو اس پر یہ نسخہ بھی بنوالیا۔ اور انفلوئنزیم والا ہے وہ بھی استعمال کیا اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوا کہ چھاتی پر جو دباؤ ہے وہ ہفتہ دس دن تک ٹھہرا رہتا تھا وہ اوپر منتقل ہوا پھر ناک تک آیا۔ لیکن اس دوا سے مجھے بہت فرق پڑا۔ لیکن ایک سٹیج پر آکر ٹھہر گیا۔ پھر جب ناک کی طرف منتقل ہوا تو نیٹرم میور ۲۰۰ کھائی اور ایک دو خوراکوں سے فرق پڑ گیا۔ پھر اس کے بعد نزلاتی کیفیت میں تو بہت فرق تھا لیکن جسم میں ایسی دکھن جیسے ملیریا کی ہو اور کمزوری کا احساس جیسے ایک دم بیماری دوبارہ حملہ کرے۔ اس وقت رسٹاکس ۲۰۰ اور ایکونائٹ ۲۰۰ کھائی اور صبح سیر پر گیا ہوں تو بالکل ریلیف ہو چکا تھا۔ کوئی درد جسم میں باقی نہیں، کوئی کمزوری کا احساس نہیں۔ دوا کا اصل طریق یہ ہے کہ مریض کو جو دوائی دی جائے اس مریض کو زیر نظر رکھیں اس سے بار بار رپورٹ لیں۔ اصل ہومیوپیتھک علاج یہ ہے کہ ساتھ ساتھ نظر رکھیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہر احمدی خود اپنا ڈاکٹر بن جائے اور خود اپنا علاج کرے۔

فاسفورس بھی اس میں کام آتا ہے۔ لیکن اگر گلے میں آکر خراش ٹھہر جائے اور بار بار تنگ کرے اور ہنسنے سے، خاص طور پر قہقہہ لگانے سے بہت تکلیف بڑھ جائے تو اس میں فاسفورس مفید ہے۔ کیمفر اس میں کوئی مفید نہیں ہے۔ لیکن Vicks میں ان لوگوں نے ڈالا ہوا ہے۔ شاید اس لئے کہ وہ جراثیم کا Antidot ہے۔ لیکن اس کے وائرس کو کچھ نہیں کہتا۔ کیمفر میں تشنجاتی کیفیات بہت نمایاں ہیں اور ٹھنڈ۔ اگر جسم ٹھنڈا ہو اور تشنج کی کیفیت پائی جائے تو کوئی بھی بیماری ہو اس میں کیمفر مفید ہو گا۔ اس لئے ہیضے میں خاص طور پر ایسے ہیضے میں جس میں بہت زیادہ ڈسچارج نہیں ہوتے لیکن اچانک سارے جسم کی توانائی ڈوب جاتی ہے۔ اور ٹھنڈی جلد، ٹھنڈا پسینہ اور تشنج ہیں اس میں کیمفر کی چھوٹی طاقت میں عموماً ۳۰ تک بہت مفید ہے۔ غیر معمولی فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر علامتیں یہ ہوں تو جادو کی طرح کام کرتا ہے۔ کیمفر میں ایکونائٹ کی ساری چیزیں اس میں پائی جاتی ہیں سوائے ٹھنڈ کے۔ اگر ایکونائٹ کی طرح اچانک بیماری پیدا ہو اور اس میں خوف بہت غالب ہو اور پھر تشنج بھی ایکونائٹ میں پایا جاتا ہے وہ بھی ہو۔ اگر مریض ٹھنڈا ہو اور ڈوب گیا ہے، سب کچھ اس کا پھر ایکونائٹ نہیں دینا پھر کیمفر علاج ہے۔ اگر اس میں Violence ہے اور بہت زیادہ تپش سے سارا تمتمایا ہوا جسم ہے۔ اس صورت میں ایکونائٹ اچھا رہتا ہے۔ کیمفر کا کینتھرس سے بھی ایک تعلق ہے۔ کینتھرس میں جو گردوں کی جھلیاں متورم ہو جاتی ہے۔ اور اس سے ساری پیشاب کی نالی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور ایک جھوٹا احساس Excitement کا پیدا ہو جاتا ہے، جو بیماری ہے اصل میں۔ اس لئے ایسے مریض کے لئے بڑی مصیبت ہے اور قطرہ قطرہ پیشاب آکر جہاں سے بھی گزرتا ہے وہ جگہ جلاتا ہے۔ یہ علامتیں ایک حد تک کیمفر میں بھی پائی جاتی ہیں اس لئے بعض لوگ کیمفر کا اینٹی ڈوٹ کینتھرس بتاتے ہیں۔ کیمفر کوئی عارضی دوا نہیں بلکہ مستقل طور پر بھی بعض بیماریوں کے بداثرات مٹانے کے لئے مفید ہے۔

ایک آدمی سب کچھ بھلا بیٹھے اور پھر آنکھیں بند کر لیتا ہے لگتا ہے سویا ہوا ہے، کوئی جواب نہیں دیتا۔ مگر سویا نہیں ہوتا۔ ایک قسم کا دنیا سے بے تعلق سا ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی کیمفر اچھی دوا بتائی جاتی ہے۔ اس میں جنون اور شدید غصہ کی علامت پائی جاتی ہے۔ یہ علامت کینتھرس اور ہائیوسمس میں بھی ملتی ہے۔

اگر رحم کے انفیکشن کے نتیجے میں بخار ہو تو پائروجینم اور سلفر کے علاوہ کیمفر بھی اچھی دوا ہے۔ اگر جسم ٹھنڈا ہو تو کیمفر سے علاج شروع کرنا چاہئے۔ بعض اوقات بخار دب جاتا ہے اور جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس وقت سلفر کی بجائے کیمفر ضروری ہے۔ جب وہ بخار کو باہر جسم پر ظاہر کر دے اور مزید علاج نہ کر سکے تو پھر سلفر اور پائروجینم ملا کر دینی چاہئے۔ اس کے ٹھنڈے ہونے کی ایک خاص علامت ہے۔ کپڑا اتار پھینکنا۔ اس کا مطلب ہے اندرونی گرمی کا احساس جو ہے وہ بہت شدت سے ہوتا ہے۔ تو آدمی حیران ہوتا ہے کہ بالکل ٹھنڈے پسینے میں تربتر لیکن بالکل کپڑا نہیں لے سکتا۔ اور یہ چیز کہ کپڑا نہ لینا سی کیل میں بھی پائی جاتی ہے بڑی نمایاں ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ سی کیل کا مریض گرمی محسوس کرتا ہے اور اس کا جسم گرم ہوتا ہے لیکن کپڑا نہیں لیتا۔ کیمفر کے مریض کا جسم ٹھنڈا ہوتا ہے اور کپڑا نہیں لیتا۔ کیمفر کا مزاج کیمومیلا سے بھی ملتا ہے۔ کیمفر بہت کم استعمال کی جاتی ہے کیونکہ لوگوں نے اس کو اتنا زیادہ شروع کی علامتوں سے باندھ دیا ہے کہ نزلہ شروع ہوتے ہی کیمفر دے دو۔ کوئی بیماری شروع ہوتے ہی کیمفر دے دو تو ایکونائٹ کا ایک متبادل مگر اس سے پہلے کی سٹیج کا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر جو انفیکشن شروع ہوتے ہیں پہلے ٹھنڈ کا احساس ہوتا ہے تو جسم کا ٹھنڈا ہونا اور ری ایکشن کی کمی یہ کیمفر کو بتاتا ہے۔ اس لئے کیمفر عام طور پر اسی حد تک محدود ہو گئی ہے۔ مگر کیمفر اپنی ذات میں مستقل بیماریوں میں استعمال ہونے کے لئے بڑی اچھی دوا ہے۔

کیمفر میں ایک عجیب Altrnation of Heat & Cold کی اس طرح پائی جاتی ہے کہ جب ٹھنڈا جسم ہو تو اس کے باوجود جس طرح Co-ver برداشت نہیں کرتا لیکن بیچ میں بیچ میں ایک Flash of Heat بھی آتا ہے۔ اور جسم گرم بھی ہو جاتا ہے۔ اور یہ دونوں حالتیں ادلتی بدلتی رہتی ہیں یعنی ٹھنڈا جسم مگر پھر اچانک Flash ۔ یہ وہی بات ہے کہ بخار دب جائے تو جسم باہر سے ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اندر ریڑھ کی ہڈی کی طرف چلا جاتا ہے۔ دماغ پر حملہ کرتا ہے، بار بار جسم اس کے خلاف مدافعت کرتا ہے اور بخار اسے دھکیل کر باہر لانے کی کوشش کرے تو جسم کبھی ٹھنڈا، کبھی گرم تو اس صورت میں بھی کیمفر بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

عورتوں کے جب Menses بند ہونے کا وقت آتا ہے تو بسا اوقات چہرے کی گرمی، Flashes اور کئی قسم کی تکلیفیں اس کے ساتھ لگ جاتی ہیں۔ اس میں اور دواؤں کے علاوہ کیمفر کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ ایسی عورتوں میں جہاں کیمفر مفید ہے وہاں اگر وہ کپڑا اتارے تو سخت ٹھنڈ محسوس کرتی ہے اور کپڑا اوڑھے تو پسینہ سے تربتر ہو جاتی ہے یہ اگر علامت ہو تو ایسی عورتوں میں کیمفر معین دوا ہے۔

اس کی سردرد عام طور پر سارے سر کی نہیں ہوتی یا سر کی پشت پر ہوگی یا بالکل سامنے۔ ایسا سردرد جو سر کے پچھلے حصے میں ہو اور گردن کے نچلے حصے میں محدود ہو جائے اور اس کے ساتھ Throbbing دھڑکن پائی جائے تو کیمفر اس کا عمدہ علاج ہے۔ اور کوئی علامت بھی علامت نہ ہو، سر کے پچھلے حصے میں Throbbing بہت زیادہ ہو تو کیمفر علاج ہے۔ سارے سر کی درد کیمفر میں نہیں ملتی۔

تشنج (Tetnus) اور دندل پڑنے میں کیمفر بہت مفید ہے۔ بعض دفعہ عورتوں کے ایک دم سختی سے دانت جڑ جاتے ہیں جسے دندل پڑنا کہتے ہیں اور بے ہوشی کی کیفیت ہو جاتی ہے۔ مثلاً مرگی وغیرہ اس سے بھی دورے پڑ جاتے ہیں۔ یا اور کوئی اندرونی کمزوریاں ہیں یا جسے نروس یک دم Explosion میں تبدیل ہو جاتی ہے اس میں کیمفر بہت اچھی ہے۔ لیکن مونہہ کھول کر زبردستی اندر ڈالنے کی ضرورت نہیں بلکہ ہونٹ پر لگا کر گیلا کر دیں۔ بس اسی سے اس کو فائدہ ہو جاتا ہے اور وہ خود بخود اثر دکھائے گی۔ جب Tetnus ہو یا دندل پڑیں تو ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں ۔ اگر پیاس لگے مریض کو تو پانی پینے سے بجھتی نہیں۔ نہ بجھنے والی پیاس۔ اور بہت ہی ٹھنڈا پانی پینے دل چاہتا ہے جس طرح بے ہوشی کے بعد جو الٹیاں آتی ہیں ان میں کیمفر بھی مفید ہے۔

اینٹی مونیم کروڈ مستقل کمزوری جو بار بار نزلے کو دعوت دیتی ہے اس کے لئے بہت مفید ہے۔ کینٹ کے نزدیک کیمفر بھی اس کے لئے بہت مفید ہے۔ کیمفر اگر ہومیو پیتھی ڈوز میں دی جائے تو نزلاتی کیفیات کے بار بار لوٹنے کو روکنے کے لئے مفید ہے۔

نیٹرم سلف جو جسمانی اندرونی گہری تبدیلیاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اس میں خاص دوائی ہے۔ شوگر کے لئے بہت مفید ہے لیکن ہر مریض میں نہیں۔

موسم بھیگا ہوا ہو تو اس دوا کو چاہنے والے مریض جلدی بیمار ہو جاتے ہیں۔ دماغی یا جسمانی لحاظ سے اس کے مریض بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں اور درد کو بہت

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"

(عطاء المجیب راشد ۔ لندن)

(آخری قسط)

☆ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی بیان کردہ ایک روایت سنئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عجزو انکسار اور خاکسارانہ طبیعت کے بارہ میں ایک انمٹ نقش دلوں پر ثبت کرنے والی ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خسر تھے، اپنا ایک بافات کا کوٹ جو مستعمل تھا ایک قریبی رشتہ دار سید محمد سعید کو ہدیہ کے طور پر بھیجا۔ یہ عزیز کچھ عرصہ سے قادیان میں مقیم تھا۔ حضرت میر صاحب نے یہ خیال کر کے کہ سردی کے موسم میں اسے اس کوٹ کی ضرورت ہوگی ایک خادمہ کے ہاتھ اپنا مستعمل کوٹ اسے تحفہ کے طور پر بھجوا دیا۔ میر صاحب کو خیال ہوگا بلکہ کامل یقین ہوگا کہ ضرورت کی یہ چیز اور پھر کسی بڑے کی طرف سے دئے جانے والا تحفہ، خوشی سے قبول کیا جائے گا۔ لیکن ہوا بالکل اس کے برعکس۔ محمد سعید نے نہایت حقارت کے ساتھ یہ کوٹ واپس کر دیا کہ میں کسی کا استعمال شدہ کپڑا نہیں پہنتا۔ اتفاق یہ ہوا کہ جب وہ خادمہ یہ کوٹ لے کر واپس میر صاحب کی طرف جا رہی تھی تو اچانک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے دیکھ لیا اور پوچھا کہ یہ کیسا کوٹ ہے اور کہاں لئے جاتی ہو؟ خادمہ نے ساری تفصیل آپ کو بتا دی اور کہا کہ میر صاحب نے یہ کوٹ اپنے فلاں عزیز کو بطور تحفہ بھیجا تھا مگر اس نے مستعمل ہونے کی وجہ سے بہت برا مانا ہے اور لینے سے انکار کر دیا ہے۔ اب میں میر صاحب کو واپس کرنے جا رہی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"واپس نہ لے جاؤ۔ اس سے میر صاحب کی دلشکنی ہوگی۔ تم یہ کوٹ ہمیں دے جاؤ۔ ہم پہنیں گے اور میر صاحب سے یہ کہہ دینا کہ میں نے رکھ لیا ہے"۔

یہ دلگداز واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلب اطہر اور آپ کے اخلاق فاضلہ کی کیا خوبصورت عکاسی کرتا ہے۔ ایک طرف انتہائی شفقت اور دلداری کا مظاہرہ کہ حضور نے وہ مستعمل کوٹ خود اپنے لئے رکھ لیا کہ حضرت میر صاحب کی دل شکنی نہ ہو حالانکہ حضور کو کوٹوں کی کچھ کمی نہ تھی۔ آپ کے ایک ادنیٰ اشارہ پر اطلس و کمخواب کے کوٹوں کے انبار لگ سکتے تھے اور آپؑ کے خدام ہمیشہ بہتر سے بہتر کوٹ آپ کی خدمت میں پیش کرتے بھی رہتے تھے۔ پس کسی ضرورت کی وجہ سے نہیں محض دلداری کی خاطر اور میر صاحب کو دل شکنی سے بچانے کے لئے مستعمل کوٹ اپنے لئے رکھ لیا۔ دوسری طرف حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی انتہائی سادگی، بے نفسی، خاکساری اور انکساری دیکھئے کہ دین کا بادشاہ ہو کر اترے ہوئے کوٹ کے استعمال میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں فرمایا۔

میں اس واقعہ پر جس قدر غور کرتا ہوں ورطہ حیرت میں گم ہوتا چلا جاتا ہوں۔ چشم تصور سے دیکھتا ہوں کہ وہ مستعمل اور دنیا کی نظر میں بظاہر ردی اور بے قیمت کوٹ کیسا خوش نصیب لبادہ تھا کہ اسے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق نے زیب تن فرما کر برکت عطا فرمائی اور جس کوٹ کو یہ کہہ کر حقارت سے رد کر دیا گیا کہ یہ پرانا اور مستعمل ہے، خدائے بزرگ و برتر کی تقدیر نے اسی کوٹ کو مسیح زماں کے وجود کی برکت سے ان کپڑوں میں شامل کر دیا جن کے بارہ میں الہام ہوا کہ:

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

☆ ایک بار حضور لاہور تشریف لائے تو چند مقامی نوجوانوں نے باہم مشورہ کیا کہ دوسری قوموں کے لیڈروں کی گاڑیاں گھوڑوں کی بجائے قوم کے نوجوان کھینچتے ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو رہنما عطا فرمایا ہے وہ تو اتنا جلیل القدر ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے اس لئے آج حضور کی گاڑی ہم نوجوانوں کو کھینچنی چاہئے۔ یہ سوچ کر انہوں نے گاڑی والے کو کہہ دیا کہ اپنے گھوڑے الگ کر لو آج گاڑی ہم خود کھینچیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسب معمول شام کی سیر کے لئے باہر تشریف لائے اور گاڑی میں سوار ہونے لگے تو فرمایا:

"گھوڑے کہاں ہیں؟" نوجوانوں نے ساری بات بیان کی اور بڑے ادب سے عرض کیا کہ آج حضور کی گاڑی کھینچنے کی سعادت ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حضور نے اس تجویز کو ناپسندیدگی کے ساتھ رد فرما دیا اور فرمایا:

"ہم انسانوں کو حیوان بنانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے، بلکہ حیوانوں کو انسان بنانے کے لئے آئے ہیں"۔

اللہ! اللہ! کیا پر حکمت کلام ہے جو آپ کی عظمت کردار کا ثبوت بھی ہے اور عجزو انکسار کا آئینہ دار بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی عاجزی اور خاکساری کی مثالوں سے کچھ اس طرح بھری ہوئی ہے جس طرح آسمان ستاروں سے۔ زندگی کے ہر موڑ پر عجزو انکسار کا جلوہ نظر آتا ہے۔ مہمان نوازی اگرچہ میری تقریر کا موضوع نہیں لیکن اکرام ضیف کے واقعات میں آپ کے عجزو انکسار کے ایسے دلکش پہلو پائے جاتے ہیں کہ میرے لئے ان کا کچھ تذکرہ کئے بغیر آگے بڑھنا ممکن نہیں۔ حق یہ ہے کہ مہمان نوازی کے واقعات میں حضور کے عجزو انکسار کی ادائیں کچھ اس طرح رچ بس گئی ہیں کہ ان کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

☆ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضور کی زیارت کے لئے قادیان حاضر ہوا تو حضرت مسیح پاک علیہ السلام مجھے مسجد مبارک میں لے گئے جو ان دنوں بہت چھوٹی ہوا کرتی تھی۔ مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا:

"آپ یہاں بیٹھیں، میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں"۔ یہ فرما کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے مگر چند منٹ کے بعد کھڑکی کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور خود اپنے ہاتھ میں سینی اٹھائے میرے لئے کھانا لا رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا:

"آپ کھانا کھائیے۔ میں آپ کے لئے پانی لے کر آتا ہوں"۔

مفتی صاحب بیان کرتے ہیں کہ بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ حضور ہمارے مقتداء اور پیشوا ہو کر ہماری اس قدر خدمت کرتے ہیں!

☆ ایک اور صحابی سیٹھی غلام نبی صاحبؓ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی ملاقات کے لئے قادیان گیا۔ سردی کا موسم تھا اور بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں رات کا کھانا کھا کر آرام کے لئے لیٹ گیا۔ کافی رات گزر گئی۔ قریباً بارہ بجے کا وقت ہوگا کہ دروازے پر کسی نے دستک دی۔ میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح پاکؑ کھڑے ہیں۔ ایک ہاتھ میں لالٹین ہے اور دوسرے ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس! میں حضور کو دیکھ کر شدت جذبات سے گھبرا گیا مگر حضور نے بڑی شفقت اور محبت سے فرمایا:

"کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا کہ بھائی صاحب کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں آپ کو شاید دودھ کی عادت ہوگی۔ اس لئے یہ دودھ آپ کے لئے لے آیا ہوں"۔

سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ یہ نظارہ دیکھ کر اور یہ الفاظ سن کر میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے ۔ آدھی رات کو، سخت سردی اور بارش میں، ایک خادم کی دلداری اور مہمانی کی خاطر، مسیح زماں کا خود لالٹین اٹھائے، دودھ کا تحفہ لانا، اس ایک واقعہ میں عجزو انکسار اور خاکساری کے جو دلکش پہلو پنہاں ہیں وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔

☆ ایک جلسہ سالانہ کا موقع تھا اور سردی زوروں پر تھی، جلسہ کے بہت سے مہمان ایسے تھے جو اپنے ساتھ بستر نہ لائے تھے۔ مہمان خانہ میں موجود سب بستر استعمال ہو گئے اور ابھی مزید ضرورت باقی تھی۔ کارکنان نے حضرت مسیح پاکؑ کے گھر کے اندر سے بستر منگوانے شروع کئے۔ مہمانوں کی ضرورت تو پوری ہو گئی لیکن جب ایک کارکن عشاء کے بعد حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ حضور بغیر لحاف کے بیٹھے ہیں اور ایک بیٹے پر جو پاس ہی لیٹا ہوا تھا حضور نے اپنا کوٹ اتار کر ڈالا ہوا ہے اور اپنی حالت یہ ہے کہ خود سردی کی وجہ سے دونوں ہاتھ بغلوں میں دئے ہوئے تھے۔ معلوم ہوا کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے مہمانوں کے لئے اپنا اور اپنے بچوں تک کا لحاف بھی بھجوا دیا ہے۔ کارکن نے عرض کیا کہ حضور کے پاس اوپر لینے کے لئے کوئی کپڑا نہیں رہا اور سردی بہت شدید ہے۔ آپ نے فرمایا:

"مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔ ہمارا کیا ہے۔ رات کسی نہ کسی طرح گزر ہی جائے گی"۔

لنگر خانہ کے اس کارکن سے یہ صورت حال برداشت نہ ہو سکی۔ وہ کسی شخص سے ایک لحاف مانگ کر لے آیا اور بڑے اصرار سے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا:

"یہ لحاف بھی کسی مہمان کو دے دو"۔

باوجود اصرار کے آپ نے وہ لحاف نہ لیا اور ساری رات اسی حال میں گزار دی۔ مسیح زماں کے پیارے مہمانوں نے تو رات گرم لحافوں میں گزاری اور ان کا آقا ساری رات لحاف کے بغیر سردی برداشت کرتا رہا۔ یہ ہے وہ ایثار اور عجزو انکسار جس کی مثال اس دور میں ڈھونڈے سے نہیں مل سکتی۔

☆ حضورؑ کے ایک صحابی میاں نظام الدین صاحب لدھیانویؓ بہت غریب اور مسکین طبیعت انسان تھے۔ ایک روز جب مسیح پاک علیہ السلام اپنے احباب کے ساتھ مسجد مبارک قادیان کی چھت پر تشریف فرما تھے۔ میاں نظام الدین صاحبؓ بھی ان میں شامل تھے اور حضور کے قرب میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ اتنے میں چند لوگ جو اپنے آپ کو زیادہ معتبر اور بڑا سمجھتے تھے مجلس میں آئے اور حضور کے قرب میں آگے سے آگے ہو کر بیٹھنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بے چارے نظام الدین صاحب پیچھے ہٹتے چلے گئے حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک جا پہنچے۔

غرباء کے ساتھ ہر مجلس میں یہی سلوک ہوتا ہے۔ میاں نظام الدین صاحب نے اپنی غربت اور مسکینی کی وجہ سے شاید اس بات کو محسوس بھی نہ کیا ہو لیکن ایک دردمند دل تھا جو اس نظارہ کو دیکھ کر محبت و شفقت سے گداز ہو گیا۔

کھانا آیا اور سب کے سامنے رکھ دیا گیا۔ اس موقع پر مسیح پاک علیہ السلام کا دلربا انداز ملاحظہ فرمائیے۔ آپ نے ایک پیالہ شوربے کا ہاتھ میں لیا اور اس پر دو روٹیاں رکھیں اور میاں نظام الدین صاحب کو جو دور جوتیوں میں بیٹھے تھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"آؤ میاں نظام الدین! ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں"

یہ فرما کر حضور مسجد کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے جہاں حضور نے اور خوش قسمت میاں نظام الدین نے اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔

بخ بخ میاں نظام الدین! آپ کی خوش نصیبی کے کیا کہنے۔ مسیح موعود کے ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہونے کا شرف ایک ایسا اعزاز ہے کہ تاقیامت یاد رکھا جائے گا۔ یہ واقعہ جہاں ایک طرف مسیح پاک علیہ السلام کی دلداری اور غریب نوازی کا شاہکار ہے وہاں آپ کی انتہائی عاجزی اور خاکساری کا بھی شاندار نمونہ ہے۔

☆ اور اب ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عجزو انکسار کے پے در پے نمونے کوٹ کوٹ کر بھرے دکھائی دیتے ہیں۔

fozman
foods

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آسام کے دور دراز علاقہ سے دو غیر از جماعت مہمان حضور سے ملنے کے لئے قادیان آئے اور مہمان خانہ کے سامنے پہنچ کر خادموں کو سامان یکہ سے اتارنے اور چارپائیاں بچھانے کو کہا۔ خدام نے خاص توجہ نہ کی اور یہ کہہ کر دوسری طرف چلے گئے کہ آپ یکے سے سامان اتاریں چارپائیوں کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ ان تھکے ہارے مہمانوں کو یہ جواب ناگوار گزرا اور وہ رنجیدہ ہو کر اسی وقت واپس بٹالہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

جب حضورؑ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو راوی کا بیان ہے کہ حضور سخت بے قرار ہو گئے۔ اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے اور ایسی جلدی میں روانہ ہوئے کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا۔ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بٹالہ کے راستے پر چل پڑے۔ چند خدام بھی ساتھ ہو گئے۔ دو اڑھائی میل چلنے کے بعد بالآخر ان مہمانوں کو جالیا جو اس وقت نہر کے پل پر پہنچ چکے تھے۔ حضور کو دیکھ کر مہمان یکہ سے اتر آئے۔ حضور نے بڑی محبت اور معذرت کے ساتھ اصرار کیا کہ واپس چلیں اور فرمایا کہ آپ کے اس طرح واپس چلے جانے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ حضور نے مہمانوں سے فرمایا:

"آپ یکے پر سوار ہو جائیں
میں آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا"۔

مہمان حضور کے احترام کی وجہ سے یکے میں سوار تو نہ ہوئے تاہم حضور انہیں اپنے ساتھ لے کر قادیان واپس آ گئے۔ مہمان خانے پہنچ کر مہمانوں کا سامان اتارنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنا ہاتھ یکہ کی طرف بڑھایا مگر خدام نے آگے بڑھ کر سامان اتار لیا۔ اسکے بعد حضور ان کے پاس بیٹھ کر محبت اور دلداری کی گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے اپنے سامنے ان کے کھانے کا انتظام کروایا، نواڑی پلنگ ان کے لئے منگوائے، بستر لگوائے اور جتنے دن وہ قادیان میں رہے حضور روزانہ ان کے پاس آکر بیٹھتے اور باتیں کرتے۔ جب واپس جانے لگے تو حضور نہر تک انہیں چھوڑنے کے لئے تشریف لے گئے۔ راستہ میں انہیں فرماتے جاتے کہ آپ تو مسافر ہیں آپ یکہ میں سوار ہو جائیں لیکن وہ بوجہ ادب حضور کے ساتھ پیدل چل کر نہر کے قریب پہنچ کر رخصت ہوئے۔ جب تک ان کا یکہ روانہ نہیں ہوا حضور وہیں کھڑے رہے اور ان کی روانگی کے بعد قادیان واپس تشریف لائے۔ اس ایک واقعہ میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی عاجزی اور انکساری کی جو شان نظر آتی ہے وہ ہرگز کسی تبصرہ کی محتاج نہیں!

حضرات! عجز و انکسار کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ارشادات کے کچھ نمونے ہم نے سنے۔ جن عاجزانہ راہوں پر چل کر آپ نے قرب الٰہی کی منازل طے فرمائیں ان میں سے چند راہوں کی شناسائی ہم نے حاصل کی۔ اب ان ارشادات پر عمل کرنا ان سب راہوں کی پیروی کرنا اور اپنے پیارے آقا کے مبارک نقوش پا پر چلنا ہم خدام احمدیت کا فرض ہے۔ ان راہوں پر چلنے کی دعوت اور نصیحت بار بار ہمارے کانوں میں پڑتی ہے۔ مسیح پاکؑ نے کیا خوب فرمایا:

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک سے اس کو ملے یار
پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلل ہے رہ درگاہ باری

اس موضوع پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا یہ شعر بھی ہمیشہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔ فرمایا:

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

پس اے فرزندان احمدیت! اٹھو اور اس زریں نصیحت پر عمل کرتے ہوئے عاجزی اور انکساری کے پیکر بن جاؤ۔ فروتنی اور خاکساری کا لباس پہن کر ان سب عاجزانہ راہوں پر قدم مارو جن کی نشاندہی حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنے ارشادات اور نمونہ کے ذریعہ فرمائی ہے۔ عجز و انکسار کی یہ وسیع راہیں ہم سب کو دعوت عمل دے رہی ہیں کہ آؤ اور ان راہوں پر چل کر قرب الٰہی کی لازوال دولت سے اپنی جھولیاں بھر لو کہ "یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

الحمدللہ امسال لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲ اور ۳ نومبر ۱۹۹۶ء کو ساؤتھ فیلڈ سکول ہال میں منعقد ہوا جس میں ۵۱ مجالس کی ۷۹۱ ناصرات اور لجنہ کے ۶۰ حلقوں کی ۱۰۹۴ ممبرات نے شمولیت کی۔ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے خاص طور پر وقت کی پابندی اور نماز با جماعت کی اہمیت پر زور دیا۔

لجنہ کے اجتماع کا پہلا روز ناصرات کی سرگرمیوں کے لئے مخصوص تھا۔ جس میں لجنہ کے ۸ ریجنز سے منتخب ہونے والی ناصرات نے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔

ساڑھے گیارہ بجے ناصرات کے لئے ایک سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرکت فرمائی۔ بچیوں نے حضور انور سے علمی اور دینی معلومات پر مشتمل سوالات پوچھے۔ یہ دلچسپ اور معلومات افزا مجلس سوا گھنٹے تک جاری رہی۔

پچھلے پہر محترمہ امۃ المجید چوہدری صاحبہ نے حفظ قرآن کریم کے مقابلہ میں جیتنے والی بچیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ دیگر انعامات محترمہ صاحبزادی فائزہ بیگم صاحبہ نے تقسیم فرمائے۔ شام کو لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں تبلیغ، تربیت، تعلیم اور مالی امور پر ضروری لائحہ عمل تجویز کیا گیا۔

اتوار کو صبح دس بجے لجنہ کا پروگرام شروع ہوا۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے تربیت کے موضوع پر زور دیا۔ باقی سارا دن حفظ قرآن کریم، تلاوت، تقریر، نظم، بیت بازی اور دیگر مقابلہ جات ہوئے۔ ان مقابلہ جات کے علاوہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی صدسالہ جوبلی کی مناسبت سے ایک سوال نامہ شامل تھا جس میں لجنات نے حصہ لیا۔

پچھلے پہر محترمہ امۃ الرشید احمد صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے خطاب کرتے ہوئے لجنہ کی مساعی کا مجموعی جائزہ پیش فرمایا۔ اس کے بعد محترمہ طاہرہ روحی صاحبہ، اہلیہ مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔

شام کو پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ سے خطاب کے لئے رونق افروز ہوئے۔ مکرمہ عائشہ سابیہ کی تلاوت اور مکرمہ وجیہا باجوہ صاحبہ کی نظم کے بعد لجنہ کی مساعی پر مشتمل ایک رپورٹ حضور انور کی خدمت میں پیش کی گئی۔ جس کے بعد حضور انور نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں لجنہ کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ رپورٹ جو پیش کی گئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ لجنہ نے مجموعی لحاظ سے بہت کام کیا ہے۔ سارا سال انتھک محنت کی ہے۔ اگرچہ بہت سے حصوں میں بدستور استحکام کی ضرورت ہے مثلاً تربیت، تبلیغ اور تعلیم۔ حضور نے فرمایا کہ ان شعبوں میں ترقی کی رفتار وہ نہیں جس کی میں توقع رکھتا ہوں۔ حضور نے فرمایا دراصل لجنہ نے ابھی تک اس میں پوری سنجیدگی سے کام نہیں لیا۔ تبلیغ کا تعلق تربیت سے ہے اور تربیت کا تعلق تبلیغ سے۔ دونوں شعبے ایک دوسرے پر اثر انداز ہیں۔ لیکن ان شعبوں میں کارکردگی کو بڑھانے کے لئے اسلوب، ضابطہ اور پلان کی ضرورت ہے۔ مرکزی نکتہ جس کی طرف توجہ رکھنی چاہئے وہ یہ ہے کہ تبلیغ سب کا فرض ہے۔ اس کے لئے لجنہ کو وہ طریق استعمال کرنے ہونگے۔ جس میں ارادہ، خواہش، جذبہ اور جوش پایا جاتا ہو۔ ان ساری باتوں کے بغیر تبلیغ کے میدان میں مثبت نتائج نہیں پیدا کئے جا سکتے۔ جہاں تک لجنہ کی تنظیم کا تعلق ہے وہ ممبرات کی اس شعبہ میں رہنمائی تو کر سکتی ہے لیکن عملاً ہر ممبر میں وہ لگن نہیں بھر سکتی جس کے نتیجے میں مثبت نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اگر لجنہ کی ہر ممبر یہ پختہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم سے کم ایک احمدی بنائے گی۔ اور اس عہد پر پورے اخلاص سے پورا اترنے کی کوشش کرے تو پھر لجنہ اماء اللہ کے لئے بہت کم کام باقی رہ جاتا ہے سوائے اس کے کہ اس خاتون کی رہنمائی کرے۔ کیونکہ اصل ذمہ داری داعی الی اللہ پر ہی ہے کہ وہ لگاتار کام کرتی چلی جائے۔ یہاں تک کہ اپنے اس مقصود کو پالے جو از خود اس نے اپنے لئے مقرر کیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ تبلیغ کے کام میں بڑے پیمانے پر مثبت نتائج اسی صورت میں پیدا ہو سکتے ہیں جبکہ ایک معقول تعداد ممبرات کی اس میں شامل ہو اور برطانیہ کی لجنہ کی بڑی تعداد تبلیغ کے کام میں پورے انہماک کے ساتھ شامل نہیں ہے اور یہ ایک خطرناک بات ہے۔ اس کے لئے لگن کیسے پیدا ہو سکتی ہے، آپ کے جذبات کیسے ابھر سکتے ہیں، آپ کے دل کیسے دھڑک سکتے ہیں۔ ان سارے سوالوں کا جواب یہ ہے کہ آپ میں سے ہر ایک اپنے لئے دعا کرے کہ اے اللہ تو مجھے یہ طاقت دے، وہ توفیق دے کہ داعی الی اللہ بن جاؤں۔ اس قسم کا داعی الی اللہ جس طرح اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم بن جائیں۔ حضور نے فرمایا دعائیں یقیناً پہاڑوں کو بھی ہلا دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعاؤں کی اہمیت پر اس قدر زور دیا ہے کہ گزشتہ تیرہ سو سالوں کے پرانے بزرگوں نے نہیں دیا۔

پس دعا ہی ہے جو آپ کے پاس بہت بڑا ہتھیار ہے۔ یہی ایک خصوصیت احمدیت کو دوسرے لوگوں سے ممتاز کرتی ہے۔ اس مادی دنیا میں کوئی شخص وہ انقلاب نہیں لا سکتا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا کر کے دکھا دیا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو زندہ ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور فضلوں کے نشان ہیں جو ہمارے ساتھ ہیں۔

حضور نے فرمایا اگر دعوت الی اللہ کے کام میں ذاتی انہماک، قربانی اور جذبہ نہ ہو اور ساتھ ساتھ اس مقصد میں نتیجہ نہ پیدا ہونے کی صورت میں آپ کے دل سے ہوک نہ اٹھے، افسوس نہ ہو، کوئی رد عمل پیدا نہ ہو تو آپ کی کوششیں بے مقصد ہیں۔

خطاب کے آخر پر حضور نے دعا کی کہ خدا تعالیٰ کرے کہ آپ ان باتوں کو اپنے دل میں جگہ دیں۔ حضور ایدہ اللہ نے خطاب انگریزی زبان میں فرمایا۔

(رپورٹ: حامدہ فاروقی، جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ برطانیہ)

بقیہ: ہومیو پیتھی کلاس

محسوس کرتے ہیں۔ حرکت سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کی تکلیفیں خصوصاً نزلاتی تکلیفیں موسم بہار میں زیادہ نمایاں ہو جاتی ہیں۔ عام طور پر جو سر کو چوٹ لگتی ہے اس میں نیٹرم سلف اندرونی بداثرات سے بچانے کے لئے بہت ہی زود اثر اور مفید دوا ہے۔ عام طور پر ایسے مریضوں کو میں نیٹرم سلف اور آرنیکا ملا کر دیتا ہوں۔

دمے کی بہت چوٹی کی دوا ہے۔ سر کے ایگزیمے میں مفید ہے۔ فوٹوفوبیا روشنی اور خوف کی کیفیت میں جو ادویہ ہیں ان میں نیٹرم سلف ہے۔ اگر ایک آنکھ سے پانی بہے اور اس طرف گدی میں درد ہو تو یہ کالے موتیا کی علامت ہے۔ اس کے لئے کلکیریا فاس اور جیلسیمیم ہے۔

آنکھ کی انفیکشن اگر اتنی بڑھ جائے کہ پیپ کا رنگ سبز ہو جائے تو اس میں نیٹرم سلف کافی مفید بتائی گئی ہے۔ کانوں کے شور میں نیٹرم سلف اچھا بتایا گیا ہے گو میرے تجربے میں یہ کبھی نہیں آئی۔

کلہڑ یا کلہڑ سے ملتی جلتی تکلیفوں میں نیٹرم سلف بہت مفید ہے۔ تھائیرائیڈ سے اس کا بہت تعلق ہے۔

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE
New
Ar-Raheem
JEWELLERS
Khurshid Market, Hyderi.
Karachi.
Phone: 664-0231, 664-3442
Fax: (9221) 664-3299

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادم خاص حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کی روایت ہے کہ "اکثر ایسا ہوتا تھا کہ میں پہلی رات حضرت صاحب کے پاؤں دبانے کے لئے آپکی چارپائی پر بیٹھ جاتا تھا مگر پاؤں دباتے دباتے خود بھی اسی چارپائی پر سو جاتا تھا۔ حضرت صاحب مجھے کبھی نہ جھڑکتے، نہ خفا ہوتے اور نہ جگاتے بلکہ تمام رات میں وہاں سویا رہتا۔ اور معلوم نہیں حضرت خود کس حالت میں گزار دیتے تھے مگر میں آرام سے سوتا تھا۔ تہجد کے وقت حضور ایسی آہستگی اور خاموشی سے اٹھتے کہ مجھے کبھی خبر نہ ہوتی لیکن گاہے گاہے جبکہ آواز خشوع و خضوع کے سبب بے اختیار بلند ہوتی مجھے خبر ہو جاتی اور میں شرمندہ ہو کر اٹھتا۔ لیکن بے خبری میں سویا رہتا تو حضور مجھے نماز فجر کے واسطے اٹھاتے اور مسجد میں ساتھ لے جاتے۔"

"حضور نماز میں اھدنا الصراط المستقیم کا بہت تکرار کرتے اور سجدہ میں یا حی یا قیوم کا بہت تکرار کرتے... تہجد کے واسطے آپؑ پابندی سے اٹھا کرتے تھے.... تہجد اور اشراق کی نماز کو بھی اپنی دعاؤں کا خاص وقت قرار دیتے تھے۔"

حضرت اقدسؑ کی چند روایات "انصاراللہ" ستمبر ۹۶ء میں محترم عزیز الرحمان خالد صاحب نے مرتب کی ہیں۔ "اکرام ضیف" کے ضمن میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک مہمان نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کی کہ اسکے پاس بستر نہیں ہے۔ حضورؑ نے حافظ حامد علی صاحبؓ سے فرمایا اس کو لحاف دیدو۔ حافظ صاحبؓ نے کہا کہ یہ شخص لحاف لے جائے گا وغیرہ۔ اس پر آپؑ نے فرمایا کہ اگر یہ لحاف لے گیا تو اس کا گناہ ہوگا اور اگر بغیر لحاف کے سردی سے مرگیا تو ہمارا گناہ ہوگا۔

— ★ ★ ★ —

حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ مرہم عیسیٰ کی روایت ہے کہ "ہم چار پانچ دوست ہر ہفتہ قادیان جاتے اور بٹالہ سے قادیان کا فاصلہ ۱۲ میل، اگر یکہ نہ ملتا تو، پیدل طے کیا کرتے۔ ایک بار جب حضورؑ سے واپسی کی اجازت چاہی تو فرمایا انتظار کریں میں ایک اہم کتاب لکھ رہا ہوں۔ بٹالہ سے ریل گاڑی کی روانگی کا وقت ہوچکا تھا۔ دو بار یاددہانی کروانے پر بھی یہی جواب ملا۔ ہم نے سوچا کہ ہماری گاڑی تو اب تک بٹالہ سے نکل گئی ہوگی۔ قریباً تین گھنٹے بعد حضورؑ باہر تشریف لائے اور کتاب کا مسودہ ہمیں دے کر فرمایا کہ جلد واپس جائیں اور فلاں شخص کو دیکر جلد چھاپنے کی تلقین کریں۔ ہمیں یقین تھا کہ گاڑی تو بٹالہ سے کبھی کی نکل چکی ہوگی لیکن چونکہ اطاعت امام کا پاس تھا اسلئے جوتیاں اتار لیں اور حتی المقدور دوڑتے ہوئے بٹالہ پہنچے تو گاڑی سٹیشن پر کھڑی ہوئی نظر آئی۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ انجن خراب ہو جانے کی وجہ سے اب تک روانہ نہیں ہوسکی تھی۔ چنانچہ زندہ خدا نے..... ریل گاڑی اس وقت تک نہ چلنے دی جب تک مسودہ بردار سوار نہ ہوگئے" روزنامہ "الفضل" ۷ ستمبر میں محترم محمد سعید احمد صاحب بعض ایسے واقعات پیش کرتے ہیں جو انہیں متعلقہ بزرگوں سے خود سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ لکھتے ہیں کہ ۵۴ء کے جلسہ سالانہ قادیان پر حضرت بھائی عبدالرحمن قادیانی صاحبؓ سے جب مضمون نگار ملے تو حضرت بھائی صاحبؓ پر شدید رقت طاری تھی۔ چند روز بعد آپؓ نے اشکبار ہونے کی وجہ یوں بیان فرمائی کہ "میں بہت چھوٹا تھا بارہ، چودہ سال کا جب احمدیت قبول کی۔ قادیان کی بستی چھوٹی تھی.... حضورؑ فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ہماری جماعت بہت ترقی کرے گی۔ ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ اس وقت میں اپنی حالت دیکھتا، قادیان کی حالت کو دیکھتا اور حاضرین کی تعداد کو دیکھتا۔ میری چھوٹی سی عقل میں ان پیش خبریوں کو سمجھنے کی طاقت نہیں تھی۔ میں گھنٹوں سوچتا کہ یہ کیسے ہوگا؟ کب ہوگا؟ میری زندگی میں ہوگا یا بعد میں؟ اب جب میں ان باتوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں.... تو مجھے اپنا مبارک آقا یاد آ جاتا ہے کہ وہ خود تو یہ دیکھے بغیر مولا کریم کے حضور حاضر ہوگئے اور ہم انکی عظمت کے گواہ بن گئے۔ اسلئے میرے آنسو خوشی اور غمی کے ہیں۔ آقا کی جدائی کا غم ہے۔"

مضمون نگار مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں ایک امیر ضلع نے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد واپس جاتے ہوئے عرض کی کہ "... مالی تنگی کی وجہ سے ایک خاصی تعداد جلسہ سالانہ میں شرکت سے محروم رہ جاتی ہے جن کی محرومی کی حالت دیکھی نہیں جاتی.... اس دفعہ جب احباب روانگی کے لئے جمع ہوئے تو ایک معمر دوست نے بڑی رقت کے ساتھ حضورؓ کی خدمت میں اس محرومی پر درخواست دعا کی اور ایک چونی نذرانہ پیش کرنے کے لئے دی۔" حضورؓ نے وہ چونی قبول فرما کر اپنی جیب میں ڈال لی۔ پتہ نہیں بھجوانے والے نے کس طرح تڑپ کر خدا کے حضور مناجات کی ہوں گی،.... اپنی محرومی کی دہائی دی ہوگی کہ اسکی بھیجی ہوئی چونی کا سکہ قبولیت کے معراج کو پہنچا۔

— ★ ★ ★ —

روزنامہ "الفضل" ۸ ستمبر کے مطابق محترمہ امۃ المتین صاحبہ سرگودھا بورڈ میں FSc پری میڈیکل گروپ میں اول قرار پائی ہیں۔

— ★ ★ ★ —

ماہنامہ "گائیڈنس" ستمبر ۹۶ء کی رپورٹ کے مطابق جلسہ سالانہ برطانیہ ۹۶ء میں شامل ہونے والے غانین وفد کے اعزاز میں تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ غانین وفد میں دو پیراماؤنٹ چیف اور ایک ڈویژنل چیف شامل تھے۔

— ★ ★ ★ —

حضرت الشیخ محی الدینؒ ابن عربی تصوف کی دنیا میں "شیخ اکبر" کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ آپؒ حاتم طائی کی نسل سے تھے۔ سپین میں اسلامی حکومت کے قیام کے بعد آپکا گھرانہ وہاں جا بسا تھا جہاں آپ ۱۷ رمضان ۵۶۰ھ کو مرسیلہ میں پیدا ہوئے۔ والد نجار تھے مگر تعلیم یافتہ اور بہت نیک۔ قرآن و حدیث کی ابتدائی تعلیم آپؒ نے اپنے والد سے ہی لی۔ پھر ۵۶۸ھ میں اشبیلیہ جاکر ابوبکر بن خلف سے فقہ، حدیث اور تفسیر کا درس لیا۔ ۱۸ سال کی عمر میں ابن رشد سے ملنے قرطبہ گئے۔ بچپن سے ہی نیکی، عبادت، سچائی، ذہانت اور سچے خوابوں کی بنا پر آپؒ مشہور ہوگئے۔ عالم شباب میں نظم و نثر پر یکساں قدرت حاصل تھی۔ عموماً فی البدیہہ شعر کہا کرتے۔ آپکی سیرت و سوانح پر ایک مضمون محترم صوفی محمد اسحاق صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۹ ستمبر میں شائع ہوا ہے۔

گو حضرت ابن عربیؒ کا کنبہ حضرت امام مالکؒ کا پیرو تھا لیکن آپؒ نے چونکہ مختلف مکاتب فکر کے علماء سے تعلیم حاصل کی تھی چنانچہ آپ نے خود کو کسی ایک کا پابند نہ رکھا۔ آپؒ کو فلسفہ، تصوف اور الٰہیات کے اسرار و رموز کے مطالعہ میں جو گہرائی حاصل ہوئی وہ بہت کم لوگوں کے حصہ میں آئی ہے۔ آپکی کشفی کیفیات مسلم ہیں۔ آپ افریقہ، مصر، مکہ، بغداد میں بھی مقیم رہے اور دمشق میں مستقل سکونت اختیار کی۔ آپکے فلسفیانہ عقائد کی وجہ سے ایک طبقہ آپکا دشمن ہوگیا چنانچہ آپکو زہر دینے اور قتل کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔ آپؒ کی تصانیف ۳۰۰ سے زائد ہیں لیکن اکثر ناپید ہیں۔ آپکا فلسفہ دنیا کے مشکل ترین فلسفوں میں شمار ہوتا ہے لیکن آپؒ نے اپنے عقائد کو قرآن و حدیث کی مدد سے بیان کیا ہے جو قابل فخر ہے۔ آپکے چند اقوال ہیں:

★ عبادت کی جان عجز ہے۔

★ کوئی شخص اس وقت تک علم کی بلندیوں کو چھو نہیں سکتا جب تک وہ اللہ کے کلام اور رسول اللہؐ کی تعلیم پر پوری طرح عمل نہ کرے اور تمام قدیم پیغمبروں کی الہامی تعلیم کا احترام نہ کرے۔

★ جو شخص اللہ تعالیٰ کے قوانین کی نافرمانی کرتا ہے اسے کبھی حقیقی عزت حاصل نہیں ہوتی چاہے اس کی شہرت آسمانوں کو چھوتی ہو۔

★ کسی آدمی کی سب سے بڑی خوبی اپنے دشمنوں سے نرم دلی کا برتاؤ ہے۔

حضرت محی الدین ابن العربیؒ نے ۷۸ سال کی عمر میں ۶۳۸ھ میں وفات پائی اور جبل قاسیون پر دفن ہوئے۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

زہریلی مکڑیوں کی خرید و فروخت

جنوبی آسٹریلیا کی ایک کمپنی مکڑیوں کے زہر کو اکٹھا کرکے تحقیقی اداروں کو فروخت کرنے کا کاروبار کرتی ہے جو اس سے مختلف دوائیں تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آسٹریلیا میں بعض ایسی اقسام مکڑیوں کی پائی جاتی ہیں جو سخت زہریلی ہیں اور جن کے کاٹنے سے انسان مر جاتا ہے۔ کمپنی کو زندہ مادہ مکڑیاں درکار ہیں جن کی افزائش کرکے ان کا زہر حاصل کیا جائے لیکن قیمت بہت کم رکھی گئی ہے یعنی ایک زندہ مکڑی کے لئے صرف نصف ڈالر۔ قیمت زیادہ رکھتے تو شاید کئی بیکار لوگ مکڑیاں اکٹھی کرنے میں ان کا ہاتھ بٹاتے۔

سڈنی میں کیچوؤں کا کاروبار

عموماً بارش کے بعد زمین پر کیچوے (پنجابی کے گنڈوئے اور انگریزی کے EARTHWORM) پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن سڈنی میں اب ان کی افزائش کے لئے فارم بنائے جا رہے ہیں۔ یہ ننھے منے نازک سے کیڑے جب مل جائیں تو پہاڑوں کو ختم کر سکتے ہیں۔ جی ہاں روڑی اور گند مند کے پہاڑوں کو۔

سڈنی کی بعض کونسلیں عوام کو مشورہ دے رہی ہیں کہ کیچوے پالیں اور اپنے گھر کے کوڑا کرکٹ اور باورچی خانہ کے فالتو اور بچے کھچے حصہ کو ٹھکانے لگانے کے لئے ان کی خدمت حاصل کریں۔ کیچوے سٹور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جو اگرچہ فی الحال مہنگے ہیں لیکن جیسے جیسے کاروبار پھیلے گا سستے ہو جائیں گے۔ اس وقت ایک کلوگرام سو ڈالر میں ملتے ہیں۔ جس گند مند کو کیچوے کھاتے ہیں وہ ایک نہایت مفید کھاد میں تبدیل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ کھاد پودوں کو فوراً پہنچنے والی غذائیت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

کوڑے کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کا مسئلہ ترقی یافتہ ممالک میں بہت اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ یہ کیچوے اس کو ختم تو نہیں کر سکتے لیکن اس کی مقدار کو نصف ضرور کر سکتے ہیں۔ نیو ساؤتھ ویلز کا ھدف یہ ہے کہ ۲۰۰۰ء تک اس میں ۶۰٪ کامیابی حاصل کی جائے (یعنی کوڑا نصف کرنے کی)۔ نیز ۲۰۰۰ء میں سڈنی میں اولمپک کے موقع پر لاکھوں مہمان آئیں گے ان کے لئے کچھ ایسے خشک ٹائیلٹ بنائے جائیں گے جن میں کیچوے مہیا کئے گئے ہوں گے جو انسانی فضلہ کو ختم کرکے کھاد میں تبدیل کر دیں گے۔ بہرحال سڈنی میں کیچوے بھی اب قیمتی وجود بنتے جا رہے ہیں۔

جاپان میں دنیا کا پہلا الیکٹرانک اخبار جاری ہوگیا

خبر آئی ہے کہ ٹوکیوں میں اپنی طرز کا دنیا بھر میں پہلا اخبار جاری ہوگیا ہے جس کے چھپنے کے لئے نہ کاغذ درکار ہے، نہ چھاپہ خانہ، نہ سیاہی۔ پڑھنے والے کو گاڑی میں بیٹھ کر لمبے چوڑے صفحوں کو سنبھالنے سے بھی نجات ملی۔ بجائے صفحہ پلٹنے کے صرف بٹن دبانا پڑے گا۔

یہ اخبار ایک چھوٹے سے کمپیوٹر پر پڑھی جا سکتی ہے جو ایک عام بٹوے کے سائز کا ہے اور جس میں بیٹری نصب ہوتی ہے۔ اس کا وزن صرف ۱۸۰ گرام ہے۔ یہ ٹی وی سے بھی بہتر ہے کہ اس میں وقت ضائع نہیں ہوتا۔ گاڑی میں بیٹھے کام پر آتے جاتے پڑھ سکتے ہیں۔ چلو ایک گھنٹہ خبریں سننے کا بھی بچا۔ اس کی قیمت ۴۰۰ ڈالر ہے اور ۱۴۰ ڈالر سالانہ فیس ہے۔ آپ کو صرف یہ کرنا ہے کہ گھر سے نکلنے سے چند منٹ پہلے اسے ٹی وی یا سیٹیلائیٹ ریسیور میں Plug in کر دیں جس کے لئے آپ کو "ڈیکوڈر" دیا جائے گا۔ چند منٹ میں ایک ہزار خبریں جو عام اخبار سے مقدار میں زیادہ ہوتی ہیں آپ کے الیکٹرانک اخبار پر منتقل ہو جائیں گی۔ پھر نکال کر ساتھ رکھ لیں اور جب وقت ملے اخبار جیب سے نکال کر پڑھ لیں۔

کیا ہی اچھا ہو کل کوئی ایسا آلہ بھی نکل آئے جو اخبار کو سیدھا دماغ میں منتقل کردے اور بٹن دبانے اور پڑھنے کا جھنجٹ بھی ختم ہو۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

02/12/1996 - 11/12/1996

20 RAJAB
Monday 2nd December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Sargodha Vs Rawalpindi Vs Lahore Vs Faisalabad
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe : Chinese Circus
03.00	Urdu Class
04.00	Learning Chinese
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Sargodha Vs Rawalpindi Vs Lahore Vs Faisalabad
07.00	Dars-ul-Quran (8 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme -
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Prog : " Sacrifices in Islam " Speech by : Maulvi Sufnizafa Ahmed
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV -
15.00	M.T.A. Sports- Nusrat Jehan Academy Sports
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Program 1) Begegnung mit Huzoor (Part 4) - Meeting with Huzoor 2) Mach Mit
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Hadhrat Syeda Mariam Siddiqua Sahiba Say Aik Guftufu
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

21 RAJAB
Tuesday 3rd December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports - Nusrat Jehan Academy Sports (R)
03.30	Urdu Class (R)
04.30	Learning Norwegian
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (12.7.96)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV Fazl Mosque London UK - 4.4.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV -
15.00	We And Our Psychology by Dr. Mohammad Ali (No. 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme -1) Kinder Lernen Namaz 2) Büchereche 3) Eure Briefe
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	MTA Variety
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

22 RAJAB
Wednesday 4th December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	We and our Psychology by Dr. Mohammad Ali (No. 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
05.55	*Credits and Details for Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme :Bangla Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.55	*Credits And Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson with Hadhrat Khalifatul Masih IV –
15.00	Durr-i-Sameen - Part 19
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
17.55	*Credits And Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme: 1) Islamische Presseschau 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Life Style - - Al Maidah - Indonesian Dish -" Gadoo Gadoo "
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

23 RAJAB
Thursday 5th December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 19 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme -
08.00	MTA Lifestyle- Al Maidah - Indonesian Dish " Gadoo Gadoo " (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV-
15.00	Quiz Programme -"General Knowledge"
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 15 (13.4.94) (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme - Ijtema , Bosnian Ahmadiyya Muslim Jamat , Stuttgart
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme 1) Sport Program 2) Buchmesse Frankfurt '94 3) Büchereche
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A. Entertainment - Bazm-e-Moshaira with Obaid Ullah Aleem (Germany)
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV -
23.00	Learning Dutch
23.30	Various Programme
23.55	*Credits and details for Next Shift*

24 RAJAB
Friday 6th December1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - "General Knowledge"
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 15 (13.4.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Pushto Programme- Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (8.9.95)
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Mushaira: with Obaid Ullah Aleem (Germany) (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 6.12.96
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends
15.15	MTA Variety - Quiz Lajna - Boorayawala Vs Kot Abdul Malik
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme - A Talk on "Prophethood After The Holy Prophet (saw)" By Maulvi Jamil-ur Rehman Rafiq
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Büchereche 3) Willkommen in Deutschland
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 6.12.96 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

25 RAJAB
Saturday 7th December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Quiz Lajna -Boorayawala Vs Kot Abdul Malik (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety - Speech On Islami Usul ki Philosophy by Hafiz Muzaffar Ahmed
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 6.12.96 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall , London , U.K. (21.12.85)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 7.12.96
15.30	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner- Children's Workshop No. 5
19.00	German Programme: 1) Der Diskussionkries 2) Kindersendung mit Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 7.12.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

26 RAJAB
Sunday 8th December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Children's Workshop No. 5 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV 7.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Children's Workshop No. 5 (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (28.6.96)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Gŏtenborg , Sweden (25.10.96)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (8.12.96)
15.30	Around The Globe : Documentary on Jamia Ahmadiyya Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam (Part 3)
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Quiz Waqfeen -e-Nau Sheikhupura
19.00	German Programme: 1) Nasirat Grips 2) Zeit Zum Diskutieren
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Speech on " Tarbiyat -i-Aulad" by : Maulana Atta -ul -Kaleem
21.30	Dars-ul-Quran (9 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

27 RAJAB
Monday 9th December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Quiz Waqfeen -e-Nau Sheikhupura (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe- Documentary on Jamia Ahmadiyya Rabwah
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Quiz Waqfeen -e-Nau Sheikupura (R)
07.00	Dars-ul-Quran (9 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme - Children's Class -Atfal and Nasirat Bandung (25.8.96)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 9.12.96
15.00	MTA Sports - Table Tennis Rabwah Vs Karachi
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 9.12.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

28 RAJAB
Tuesday 10th December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - Table Tennis Rabwah Vs Karachi
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 9.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme - Friday Sermon by HadhratKhalifatul Masih IV (15.9.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - 10.12.96
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 10.12.96
15.00	Medical Matters : " Jaundice"
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Prog - Islámi Usul Ki Philosophy
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Bait Bazi - Rabwah Vs Sargodha
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 10.12.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

29 RAJAB
Wednesday 11th December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : " Jaundice "
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 10.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme :Bangla Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme -
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (11.12.96)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 20
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme :
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A. Life Style- Al Maidah -
22.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (11.12.96) (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, December 6, 1996 No. 49

جماعت احمدیہ سپین کے بارھویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت احمدیہ سپین کا ۱۲واں جلسہ سالانہ ۲۷ اور ۲۸ ستمبر ۱۹۹۶ء کو مسجد بشارت سپین میں بخیروخوبی منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں سپین کی مختلف جماعتوں کے افراد نے شمولیت کی۔ اس جلسہ میں اردو اور سپینش میں تقاریر ہوئیں۔ ۲۸ ستمبر کو غیراز جماعت افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب بھی منعقد کی گئی جس میں مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب۔ مکرم مظفر محمود احمد صاحب اور مکرم ناصر احمد عارف صاحب نے حاضرین کے سوالات کے جواب دئے۔ اس مجلس کے اہم موضوعات یہ تھے۔ موجودہ معاشرتی مسائل کا حل کیا ہے، اسلامی ریاست کا تصور کیا ہے، اسلامی جہاد، حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی صلیب سے نجات، ہجرت کشمیر اور طبعی موت۔

جلسہ کی خبر اور پروگرام قرطبہ کے اخبار میں شائع ہوا۔ اسی طرح قرطبہ کے ریڈیو کے نمائندہ نے مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب کا انٹرویو بھی لیا۔ الحمدللہ کہ جلسہ کے جملہ انتظامات نہایت خوش اسلوبی سے طے پائے۔

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

مستشرقین کا انداز فکر

عرب دنیا کے نامور محقق ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی کی کتاب "المستشرقون والاسلام" سے ایک فکر انگیز اقتباس جو کتاب کے اردو ترجمہ "اسلام اور مستشرقین" مؤلفہ سلمان ندوی شائع کردہ ادارہ اسلامیات لاہور سے ماخوذ ہے:

"عام طور پر مستشرقین اسلامیات کے موضوع پر بحث کرتے وقت اس علمی دنیا میں بھی انتہائی اجنبی، غیرمانوس اور تعجب خیز طریقے اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی بھی علمی میدان میں کسی مخلص محقق (ریسرچ سکالر) کے لئے اپنی نفسانی خواہش یا شخصی میلان کو مدنظر رکھنا معیوب تر سمجھا جاتا ہے۔ وہ کسی بھی موضوع پر بحث کرتے وقت موضوع کی مناسبت سے معتبر ذرائع و نصوص پر پوری فکری آزادی سے سوچتا ہے اور اس کے بعد اس کا فیصلہ اس کی اپنی فکر کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔

لیکن ہمارے مستشرقین میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو بہت پہلے سے اپنے ذہن میں ایک نقشہ متعین کر لیتے ہیں اور پھر اپنے ذہنی تصورات کو عملی دنیا میں لانے اور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان دلائل سے بحث کرتے وقت وہ نصوص و مراجع کی صحت کا خیال رکھے بغیر اس کے نتائج سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور انہیں صرف اپنی شخصی رائے کے ثبوت کے لئے کسی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اکثر و بیشتر وہ کسی بھی امر کلی کو کسی جزئی حادثہ سے مستنبط کرتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں بہت دور کے فاصلے طے کرنے ہوتے ہیں۔ اگر اس میں ان کی خواہشات اور خودغرضی کو دخل نہ ہوتا تو میرا یقین ہے کہ وہ ان وقتی واقعات کو دلائل نہ بنا سکتے تھے۔

چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

۱۔ مشہور مستشرق گولڈزہیر (Gold Zieher) کا خیال ہے کہ حدیث کل کی کل تیسری صدی کی پیداوار ہے اور یہ اصلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال نہیں ہیں۔ اس کا دعویٰ ہے کہ شریعت اسلامی کے احکام اسلام کے عہد اول میں مسلمانوں کے نزدیک جانے بوجھے نہ تھے یہی نہیں بلکہ اس قسم کی ناواقفیت اور خاص طور پر حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ سے ناآشنائی بڑے بڑے آئمہ اسلام سے وابستہ رہی ہے۔

اس دعوے کی دلیل میں موصوف مستشرق نے بعض جھوٹی سچی روایتیں نقل کی ہیں مثلاً دمیری کی کتاب "کتاب الحیوان" سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"امام ابو حنیفہؒ یہ نہ جانتے تھے کہ غزوہ بدر، احد سے پہلے ہوا تھا یا بعد میں۔"

لیکن غور کریں کہ وہ شخص جسے تھوڑی بھی تاریخ سے دلچسپی اور سوجھ بوجھ ہو، وہ اس روایت کو کس طرح تسلیم کر سکتا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان مشہور ائمہ اسلام میں سے ہیں جنہوں نے اسلام میں احکام حرب سے متعلق مسائل کی تدوین کی ہے۔ یہی حال ان کے خاص تلامذہ امام یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ علیہم کا ہے جن کی فقہی کتابیں ان موضوعات پر عظیم مرجع کا مقام رکھتی ہیں۔ اور شہرت عام کا درجہ حاصل کر چکی ہیں۔ ان حقائق کی روشنی میں عقل کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل بلکہ محال ہے کہ یہ آئمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی سے ناواقف تھے۔

اس موضوع پر ہمارے لئے صرف دو کتابوں کا ذکر کر دینا کافی ہوگا جنہیں اسلام کے فقہی لٹریچر میں کتاب الحوالہ کی حیثیت حاصل ہے۔

پہلی کتاب امام ابویوسفؒ کی کتاب الرد علیٰ سیرالاوزاعی اور دوسری امام محمدؒ کی کتاب السیر، جس کی شرح امام سرخسیؒ نے کی ہے۔ یہ کتابیں فقہ اسلامی کے اہم مراجع میں شمار ہوتی ہیں۔ آخر زمانہ میں یہ کتاب "جامعۃ الدول العربیۃ" کے زیر اہتمام جمعیۃ محمد الحسن الشیبانی کی زیر نگرانی شائع ہوئی ہے۔ مذکورہ دونوں کتابوں میں امام اعظمؒ کے تلامذہ رشید کی گہرائی علم اور وسعت مطالعہ کا پتہ چلتا ہے۔ جو امام صاحبؒ کے علم کے خوشہ چین ہیں۔ جن کے ذریعے ہمیں عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلامی معرکوں اور خلفائے راشدینؓ کے غزوات کا علم ہوا۔

گولڈزہیر پر یہ کتابیں مخفی نہیں ہیں، موصوف کے لئے ممکن تھا کہ اگر ان کی نیت بخیر ہوتی تو پہلے ان کتابوں کا مطالعہ کرتے۔

اس سے قطع نظر کہ امام ابوحنیفہؒ کی سیرت سے ناواقف تھے یا اس پر علم کامل رکھتے تھے، موصوف نے اپنی پہلی دلیل کے لئے دمیری کی کتاب کا سہارا لیا ہے جو نہ کوئی مستند مؤرخ ہیں اور نہ ہی فقہ و تاریخ میں انہیں کوئی مقام حاصل ہے۔

حقیقتاً صاحب کتاب نے اپنی کتاب میں حکایت و نوادرات کے ضمن میں ہر رطب و یابس کو جمع کر دیا ہے جو اس موضوع سے کچھ میل رکھتی تھیں۔ اس نے اس میں کسی صحت کا خیال ملحوظ نہیں رکھا۔ پھر دوسری طرف امام اعظمؒ کے سلسلہ میں مقلدین و غیرمقلدین کا فکری اختلاف بھی بہت واضح ہے۔ ان میں سے بعض امام صاحبؒ کی شان کے خلاف گستاخیاں کرتے ہیں اور بعض ان کی شخصیت پرستی میں مبتلا ہیں۔

لیکن گولڈزہیر نے ان سب باتوں سے آنکھیں بند کرکے امام ابو حنیفہؒ کی علمی تاریخ سے تجاہل اختیار کیا ہے اور ایک ایسی جھوٹی روایت پر اعتماد کر بیٹھے ہیں جو کسی مبتدی طالبعلم کو بھی قابل اطمینان نہیں بلکہ باعث تمسخر ہے۔

پھر اس دلیل سے انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تیسری صدی ہجری کی پیداوار ہے۔

۲۔ موصوف مستشرق کی تنگ نظری کی دوسری مثال دیکھئے:

انہوں نے جرح و تعدیل کی تمام قابل اعتبار کتابوں سے آنکھیں بند کرکے محمد بن مسلم شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ (۵۰۔۱۲۴ھ) کے صدق و اخلاص پر حملہ کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیا ہے کہ امام زہریؒ امویوں کے لئے حدیثیں جمع کرتے تھے اور حدیث لا تشد الرحال الا الیٰ ثلثۃ مساجد (صرف تین مسجدیں ایسی ہیں جن کے لئے رخت سفر باندھا جا سکتا ہے) کو انہوں نے عبدالمالک بن مروان کے لئے وضع کی تھی۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ امام موصوف عبدالمالک بن مروان کے ہمعصر تھے۔ اس سلسلہ سے مکمل جواب السنۃ و مکانتھا التشریع الاسلامی میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۳۔ مستشرقین کی یہ کوشش رہی ہے کہ وہ عربوں کی بلندی و افضلیت سے عجمی مسلمانوں میں کم مائیگی اور نقص و کمی کا احساس پیدا کریں۔

مشہور مستشرق بروکلمان نے اپنی کتاب "تاریخ الشعوب الاسلامیۃ" میں عربی مسلمانوں کو عربوں کے مقابلہ میں مختلف گوشوں سے "رعیہ" میں شمار کیا ہے جس کے معنی عربی لغت میں "بکری کے ریوڑ" سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے وقت یہ لوگ تمام معتبر ذرائع تاریخ کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔

لفظ "رعیہ" سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے استنباط کیا ہے کہ عرب عجمی مسلمانوں کو "ریوڑ" کی حیثیت سے دیکھتے تھے حالانکہ اگر لغت کا سہارا لیا جائے تو "راعی" کے معنی ذمہ دار اور پرسان حال کے بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے کلام عرب میں رئیس القوم کے لئے الراعی کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے ساتھ حفظ و نگہبانی کے معانی بھی پوشیدہ ہیں۔

اسلام نے اس کا اطلاق قوم پر کیا ہے ایسے دلائل کے سامنے عجمی لوگوں کا استثناء اور اختصاص کس طرح ثابت ہو سکتا ہے۔ بڑی حد تک اس لفظ کا اطلاق عوامی اور شعبی زندگی پر بھی کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں وارد حدیثیں زیادہ واضح ہیں:

الا کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته فالامام الذی علی الناس راع و ھو مسئول عن رعیته والرجل راع علیٰ اہل بیته و ھو مسئول عن رعیته والمراۃ راعیته علی اہل بیت زوجه وھی مسئولته عنھم

ترجمہ: "تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور اپنی ذمہ داری کے سلسلہ میں ہر شخص سے سوال ہوگا۔ لوگوں پر امام بھی ذمہ دار ہے اور وہ اپنی اس نگہبانی کے سلسلہ میں مسئول ہے۔ مرد اپنی بیوی اور اہل بیت کا نگہبان ہے اور اسی کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔ عورت اپنے گھر والوں کی ذمہ دار ہے اور اس ذمہ داری کے تحت وہ بھی مسئول ہے۔"

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں قائم معلوماتی سیل (Information Cell) کے ذریعہ احمدی طلباء و طالبات کی بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے ہر قسم کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ اس لئے وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو دنیا کے مختلف ممالک میں انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم ربوہ کو ارسال فرماویں۔

- ☆ مضامین کی گائیڈ (Subject Guide) جس سے بآسانی پتہ چل سکے کہ کون سا مضمون کس ادارہ میں انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ لیول پر پڑھایا جاتا ہے۔
- ☆ ادارہ جات کے بارہ میں معلومات جو چھپی ہوئی صورت میں ہوں۔
- ☆ فنانشل ایڈ کے بارہ میں معلومات، تا کہ طلبہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔

(نظارت تعلیم، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد